قل سیروا فی الارض

سفر نامہ

مہر سپہر شہریاری۔ سپہر مہر کامگاری۔ سلطان رعایا پرور

معدلت گستر محی دین متین مصطفویہ۔ ممہد قوانین

حکمۃ مرضیہ۔ قدر قدرت۔ سکندر شوکت۔ دارا حشمت

خداوند نعمت۔ رستم دوران۔ ارسطو زمان میر محبوبعلیخان

بہادر فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ خلد اللہ ملکہ و دولتہ

موسوم باسم تاریخی

بعون اللہ تعالے سفرنامہ آصف

جسمین

تمامی واقعات سفر کلکتہ حتی الامکان صحت کیساتھ جمع کئے گئے

مرتبہ

کمترین سید خواجہ محی الدین

مطبوعہ مطبع مفید دکن حیدر آباد دکن

دیباچہ

حضرت اقدس و اعلی کا سفر کلکتہ سوشیل اور
پولیٹکل دنیاے حیدرآباد کے حق مین ایسا نادر اتفاق تھا عہد
نظام اول نور اللہ مرقدہ کے زمانہ پر صولت و ابہت سے
ابتک نہوا تھا اور اُس سے جو ثمرات و نتایج گورنمنٹ و پبلک کو
حاصل ہوے کسی وقت نہوے تھے۔

این سعادت بزور بازو نیست   تا نہ بخشد خداے بخشندہ

اس مین کوئی شک نہین کہ ہمارے ظل اللہ جہان پناہ
نظام سادس نواب میر محبوب علیخان بہادر دکن کے ماسبق
و مالحق بادشاہون مین ایک سربرآوردہ بے نظیر بادشاہ
ہین جنکا اقرار ہر کہ و مہ اور ہر دوست و دشمن کو ہے
سب تو سبکو مل سکیگا۔ مگر اس ہر دلعزیزی کی مثال

رکھنے والے مختلف پیشہ ورون نے اس بندہ پرور
شاہ عدل گستر کی آمد آمد کی خوشیان منائین ہرایک نے
ہراک طرح اظہار خوشی فرمایا۔ مجلسین ہوئین محفلین ہوئین
کمانین بنین۔۔ روشنیان کی گئین آتشبازی جلی۔
آرائشین ہوئین۔ شعرا قصاید رباعیات تاریخات غزلیات
لکھے ادنے ادنے دوکاندار تک نے اپنی دوکان سجائی
اور اپنے طور پر خوشی کا اظہار کیا تو اس ہیچمیرز و ہیچمدان کے
دل نے بھی کلبلایا کہ جبتک تیری ڈیڑھ اینٹ کی جدا مسجد
نہ بنے یہ مزہ باقی نہ رہے۔ سب تو ہفتہ عشرہ کی بہار دکھا جاتے
ہین اور بے بنیاد طمع کاریون پر لوٹ ہین تجکو بھی کچھ
ایسا ضرور کرنا چاہئے کہ ہمیشہ کے لئے حیدرآباد کا ۲۹ رمضان ۱۳۱۲ھ
والا خوش منظر آنکھون مین پھرتا رہے اور جب چاہین وہی
آرائشین وہی کمانین وہی محفلین دکھائی دین۔
اس خیال نے دلہن چٹکیان لے لے کر ایسا تڑپایا
کہ جبتک سب کا فوٹو نہ لوالیا اور ان کے حالات نہ لکھوالئے

کہین نہ ملیگی - چنانچہ اس مبارک سفر کے دو روز شاہد حال ہین - پہلا وہ روز جب دکہن پبلک اپنے جان سے زیادہ عزیز پادشاہ کو رخصت کرنے اسٹیشن پر حاضر ہوے تھے دوسرا وہ روز جو اوس بے نظیر آفاق کو لینے کے لئے بر سم استقبال آئے تھے - یہہ دونون نظارے قابل دید بلکہ دید نہ شنید اور ایک دوسرے سے ایسے مختلف اور اثر ڈالنے مین ایسے پورے تھے جنکو اپنا آپ ہی نظیر کھنا بیجا نہین - اور زمانہ روز نہضت فرمائی سے اسپیچ اعلیحضرت تک اور پہر اُس روز سے روز ورود اسٹیشن حیدرآباد تک کی کیفیتین دو طرح کی ہین - پہلی کیفیت جو دلون پر طاری تھی کریم مطلق نے اُسکو دیر پا نرکھا ورنہ ایسے محبوب پادشاہ کی پیاری رعایا وفور غم سے زندہ نرہتی - اور دوسری کیفیت خدا اُسکو ہمیشہ رکہے ایسی خوش کن و فرحت افزا تھی اور ہے جسکو ہم جبتک زندہ رہینگے اور جبتک ہمارے تحریرات ہمکو زندہ رکہینگے یاد کرتے رہینگے - الغرض چھوٹے بڑے امیر فقیر عالم جاہل مختلف مذہب

لارڈ ویسراے بہادر کی آمد ہند مین

عالیجناب نواب لارڈ کرزن بہادر بتاریخ سوم جنوری سنہ ۱۸۹۹ عیسوی مین
گورنر جنرل بہادر ہوکے تشریف لائے لارڈ موصوف ایک عالی خاندان اور
نیف شر آدمی ہین آپ اس سے پہلے ہندوستان کی سیر کر چکے اور اہل ہند کے
طبائع سے اچھی طرح واقف اور اردو خوب بولتے ہین پہلے ہی سال مین
آپنے بہت سے نمایان کام کئے جامع مسجد دہلی کا ایک عام رواج
جو دلشکن اہل اسلام کا تھا یعنے جو کوئی صاحب بہادر مسجد کا سیر کرنا چہتے
بوٹس پہنے ہوے داخل مسجد ہوجایا کرتے تہے آپنے آزادی و کریم النفسی سے
اوس رواج کو موقوف کراکے اپنے ہردلعزیزی کا ثبوت دیا جس سے
عام رعایاے اہل اسلام کے دلونمین لارڈ صاحب کے جانب سے
خلوص و محبت کا جوش موج زن ہونے لگا آپنے ایسے ایسے مشکل و
دشوار کامون کو جو لاینحل تہے حل کیا ہے جس سے آپ کی روشن دماغی کا
اچھی طرح ثبوت ہوتا ہے اسقدر کم مدت مین اکثر راجاؤن کی دعوت

اوسکا درد کم نہوا - چنانچہ یہہ اونہین فولوؤن کا رسالہ ہے
جس مین حضرت اقدس و اعلے کے تفصیلی حالات سفر قسطنطنیہ
پائے ہین - لہذا اوسکو اپنے ہموطن بہائیون کی خدمت
عالیات مین پیش کرکے امیدوار ہے کہ اسکی غلطیون سے
نظر نفرمائین اور بعجلت لکھے ہوئے رسالہ کی آبرو رکھہ لین -

خادم الملک

کمترین سید خواجہ محی الدین

ایڈیٹر رسالہ معلم العلوم

نسبت برائے زنی شروع کر دی تھی جسکی اطلاع اعلیحضرت حضور نظام تک پہونچی کہ رعایائے دکن اس سفر سے ہراسان ہے اور باعث کسر شان سمجھتے ہین۔ حضور نظام نے اپنے ہر دلعزیز وجان نثار رعایا کے دلون کو تسکین دینے کے لئے جلسہ سالگرہ منعقدہ عام رعایا مقام باغ عامہ مین بضمن جواب اہل اخبار و مطابع یون ارشاد فرمایا۔

"اے میرے عزیز رعایا اور وفادار دوستو۔ آج کل مین دیکھ رہا ہون کہ چند اخبارون مین میرے سفر کلکتہ کا غلغلہ ہے مین اسموقع پر اپنے عزیز رعایا کے سامنے اسکی حقیقت بیان کرنے سے باز نہین رہ سکتا۔ ایک عرصہ ہوا کہ میرے عزیز دوست نواب وایسرائے بہادر نے گرمجوشی واخلاق کے ساتھ مجھے دعوت دی کہ اگر ہو سکے تو مین اس سال موسم سرما مین کلکتہ کی سیر کرون مین نے اس دعوت کو نہایت خوشی کے ساتھ قبول کیا کیونکہ یہ محض اخلاق و مروت کی بات تھی"

آصف تو کبھی قول سے اپنے نہین پھرتا

وہ اور کوئی ہوگا کہا اور کیا اور

اعلیحضرت کے تسکین دہ الفاظ نے رعایا کے دلون کو شگفتہ کردیا تھا

منظور اور اونسے بہت ہی خلوص کے ساتھہ ملاقات فرمائے اور اپنی دلچسپ تقریرونسے اونکی ہمت بڑہادی ملکہ قیصرہ ہند کے دوستی مین ثابت قدمی اور خلوص مستحکم کر دیا لارڈ صاحب ممدوح کے دوستانہ برتاؤ اور خیرخواہانہ سلوک نے بیگم صاحبہ بہوپال کو اون کا مداح بنا دیا نیز لارڈ صاحب ممدوح نے اپنے خالص دوست اور محب صادق اعلحضرت حضور نظام حیدرآباد دکن کو نہایت گرمجوشی و التفات و مروت و محبت کے ساتہہ دعوت دی کہ اگر ممکن ہو تو موسم سرما مین بطور تفریح چند روز کیلئے آپ کلکتہ کی سیر فرمائین جسکو ہمارے ہر دلعزیز بادشاہ نے قبول فرمایا پہر تو لارڈ صاحب ممدوح نے اپنے معزز و خیرخواہ مہمان کی تاریخ رونق افروزی سے مطلع ہونے کیلئے ایک اور نامہ ارسال خدمت فرمایا جس پر ظل سبحانی نے ۵ شعبان ۱۳۱۷ ہجری کو اپنی روانگی قرار دیکر جواب ادا کیا پہر کیا تہا تمام ممالک مین کیفیت مشتہر ہو گئی کہ حضور نظام کلکتہ تشریف لیجاتے ہین اور اس بنیاد پر بعض ناعاقبت اندیش حاسدون نے بے بنیاد افواہین اوڑانا شروع کین جس کے سبب خیرخواہ و جان نثار رعایائے دکن بالکل حیران و پریشان ہونے لگے اور اکثر اخبار والون نے بہی حضور نظام کی روانگی

(۳) اس غرض سے کہ پلیٹ فارم پر زیادہ مجمع نہو اسٹیشن حیدرآباد کیلئے پرائیوٹ سکرٹری مدارالمہام سرکار عالی کے دفتر سے اور اسٹیشن گلبرگہ کے لئے صوبہ داری سے ٹکٹ کا انتظام ہوگا۔ پروگرام اسپیشل ٹرین از حیدرآباد تا کلکتہ برائے سفر مبارک اعلحضرت معہ ہمراہیان روز سہ شنبہ تاریخ ۱۹ ڈسمبر روز سہ شنبہ تاریخ ۱۵ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۹ ڈسمبر ۱۸۹۹ء

حیدرآباد	روانگی	صبح	گھنٹہ	منٹ	کیفیت
حیدرآباد	روانگی	صبح	۷	۱۵	
چیتاپور	داخل	؍؍	۱۱	۳۵	برک فاسٹ
؍؍	روانگی	؍؍	۱۲	۳۵	
واڈی	داخل	؍؍	۱۲	۵۵	
؍؍	روانگی	؍؍	۱	۱۰	
گلبرگہ	داخل	؍؍	۲	۱۰	قیام
روز چہارشنبہ ۱۶ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۰ ڈسمبر ۱۸۹۹ء					
گلبرگہ	روانگی	شب	۷		
گھانگاپور	داخل	؍؍	۷	۵۰	ڈنر

مگر اس خوشی کے ساتھ ہی اعلیحضرت کے چند روزہ جدائی رعایائے دکن کو ناگوار تھی اور سچے دلسے دعائین کر رہے تھے کہ بخیر و عافیت فائز المرام و شاد کام بہت جلد رونق افروز بلدہ ہون چنانچہ وقت روانگی کا پرجوش نظارہ رعایائے دکن کی دلی محبت اور رنج مفارقت کا فوٹو پیش نظر کئے دیتا تھا پیش از روانگی جریدہ غیر معمولی جلد ۳۱ مورخہ ۷ اہمن ۱۳۰۹ف مطابق ۱۴ شعبان ۱۳۱۷ھ نمبر ۱۲ حسب ذیل جاری ہوا۔

حکم مدار المہام سرکار عالی

علاقہ فینانس

۱۴ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۵ اہمن ۱۳۰۹ف

بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

چونکہ ۱۵ شعبان ۱۳۱۷ھ کو حضرت بذریعہ اسپیشل ٹرین بغرض ملاقات نواب البسرائے گورنر جنرل بہادر کلکتہ تشریف فرما ہوتے ہین لہذا بغرض اطلاع عام حضرت کے سفر کا پروگرام شایع کیا جاتا ہے۔

(۱) تمام معتمدین اور افسران محکمجات و دفاتر بلدہ حیدرآباد کے اسٹیشن پر علے ہذا صوبہ گلبرگہ مع تعلقدار گلبرگہ و دیگر عہدداران اسٹیشن گلبرگہ پر حاضر رہین

اسٹیشن	روانگی	شب	گھنٹہ	منٹ	کیفیت
روز جمعہ تاریخ ۱۸ شعبان ۱۳۱۶ھ مطابق ۲۲ دسمبر ۱۸۹۹ء					
ناگپور	داخل	شب	۴		
”	روانگی	”	۴	۳۰	
بھنڈارہ روڈ	داخل	صبح	۵	۳۷	
”	روانگی	”	۵	۵۲	
آمگاؤن	داخل	”	۷	۳۱	
”	روانگی	”	۷	۴۳	
سالی کاسہ	داخل	”	۷	۵۹	
”	روانگی	”	۸	۱۵	
پورمالو	داخل	”	۸	۴۲	
”	روانگی	”	۸	۵۲	
ڈونگرگڈھ	داخل	”	۹	۱۶	
”	روانگی	”	۹	۳۱	
رائی پور	داخل	صبح	۱۱	۱۳	برک فاسٹ

اسٹیشن	روانگی	صبح	گھنٹہ	منٹ	کیفیت
گھاٹکاپور	روانگی	، رر	۸	۵۰	
روز پنجشنبہ تاریخ ۱۷ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۱ دسمبر ۱۸۹۹ء					
دھونڈ	داخل	شب	۳	۳۰	
رر	روانگی	رر	۳	۴۵	
احمدنگر	داخل	دن	۶		چھوٹی حاضری
رر	روانگی	رر	۶	۳۰	
منماڑ	داخل	رر	۱۰	۳۰	بریک فاسٹ
رر	روانگی	رر	۱۱	۳۰	
ماہی جی	داخل	رر	۳	۳۰	لنچ
رر	روانگی	رر	۳	۴۵	
بھوساول	داخل	رر	۵	۵	
رر	روانگی	رر	۵	۳۰	
اکولہ	داخل	شب	۷	۵۵	ڈنر
رر	روانگی	رر	۸	۵۵	

اسٹیشن	روانگی	صبح	گھنٹہ	منٹ	کیفیت
مہنارمپور	داخل	شب	۱۲	۱	
״	روانگی	״	۱۲	۲۰	
جگرد ہرپور	داخل	״	۳	۴۴	
״	روانگی	״	۳	۴۸	
پورولیا	داخل	״	۴	۴۶	
״	روانگی	״	۴	۵۸	
اسنول	داخل	صبح	۶	۴۵	چھوٹی حاضری
״	روانگی	״	۸	۴۵	
کھانہ جنکشن	داخل	״	۱۱	۱۵	برکفاسٹ
״	روانگی	״	۱۲	۱۵	
ہوڑا کلکتہ	داخل		۴		

عماد جنگ

منصرم معتمد فنانس

اسٹیشن	روانگی	صبح	گھنٹہ	منٹ	کیفیت
رائی پور	روانگی	"	۱۲	۱۲	
ہلاس پور جنکشن	داخل	"	۲	۷	
"	روانگی	"	۲	۲۲	
نائیلا	داخل	"	۳	۱۳	ٹیفن
"	روانگی	"	۳	۴۲	
رائی گڈھ	داخل	"	۵	۲۷	
"	روانگی	"	۵	۳۸	
جہرسی گڈہ	داخل	شب	۷	۱۹	ڈنر
"	روانگی	"	۸	۴۴	
گرپوس	داخل	"	۹	۵۲	
"	روانگی	"	۱۰		
کارکیلا	داخل	"	۱۰	۲۲	
"	روانگی	"	۱۰	۳۵	

روز شنبہ تاریخ ۱۹ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۳ دسمبر ۱۸۹۹ء

اور وہاں سے ٹہیک ساڑہے نو بجے عنان عزمیت کو اسٹیشن کیطرف معطف فرمایا۔ دارالامارہ ملک پیٹھ سے اسٹیشن تک دورویہ مخلوق خدا کہڑی تھی اور مسٹر عابڈ کی شاپ سے اسٹیشن تک دوطرفہ امپیریل سروس پولیس کے جوان صف بستہ کہڑے ہوے اور اسٹیشن کے اندر گارڈ آف آنر بہ تحت جنرل تکر کمانڈر افواج سکندرآباد صف بستہ منتظر سلامی اعلیحضرت مودب کہڑا ہوا اور حیدرآباد والنیٹر گارڈ آف آنر بیرون اسٹیشن استادہ تہا۔

سواری بادبہاری اسٹیشن پر معہ شاہزادہ ولیعہد کے آ پہونچی حیدرآباد والنیٹر گارڈ آف آنر سلامی دی اور پہلے ہی بہت سے جان نثار خیر خواہ امرا و عہدہ دار موجود تہے یعنے

عالیجناب نواب سر خورشید جاہ بہادر امیر کبیر — عالیجناب نواب مدارالمہام سرکار عالی
عالیجناب مہاراجہ پیشکار بہادر — عالیجناب نواب ظفر جنگ شمس الملک بہادر
عالیجناب نواب نظام یار جنگ بہادر — عالیجناب نواب فخر الملک بہادر
عالیجناب نواب سلطان الملک بہادر وغیرہ — عالیجناب نواب اکبر الملک بہادر کوتوال بلدہ

سواری مبارک داخل اسٹیشن ہوتے ہی سارے امرا وغیرہ نے

۱۵ شعبان روز سہ شنبہ ۱۳۱۷ھ

حضور ظل سبحانی کی روانگی

شب بھر کے جاگے ہوے مسلمان اور رات بھر کے مصقلہ کئے ہوے دل
جو ہر طرح سے پاک و صاف ہین اپنے پیارے رعایا پرست بادشاہ کو
پہنچانے اسٹیشن کے رخ جا رہے ہین - وہ سرخ سرخ آنکھین جو رات کو
جاگنے کے سبب ہو چکے ہین اور انہین سے شفاف شبنم کے طرح
آنسون کے بوندون کا آنا اور ان پاک و سفید پوشاکون پر جو شب کے
تمام خوشبویون کا معدن بنا ہوا ہے - مثل دانہائے مروارید کے
غلطان ہونا اور ساتھ ہی عنقا کیطرح غائب ہو جاتا ایک سچا نیچرل فوٹو
کھنچا ہوا تھا - جس کوچہ و گلی مین دیکھین لوگ سڑکے سے اسٹیشن کا
رخ کئے ہوے ہین - بہت سارے شب بیداری تک ہین کئے حتی کہ
وہ وقت بھی آیا کہ جسمین اعلیحضرت کا منور چہرہ دکھائی دیتا ہے -

اعلیحضرت ظل سبحانی نے آخر شب سے صبح کے آٹھ بجے تک
اکثر نامی و گرامی بزرگون کے مزارہائے مبارک کی زیارت و فاتحے
صبح کے آٹھ بجے پھر اپنے والدہ ماجدہ سے رخصتی قدمبوسی حاصل کی

جبکہ اعلیحضرت سوار ہونے لگے اعلیحضرت محبت آمیز الفاظ سے ان کو
تسکین و تشفی بخشتے ہوے سوار ہوگئے - ٹرین جو صبح سے منتظر تھی
اس مبارک قدم کے آتے ہی خوشی کے نعرے بھرتی ہوی آہستہ آہستہ
حرکت شروع کی یہہ وقت بھی عجیب حیرت ناک و تعجب خیز منظر اور ایک عالم
سکتے کی حالت مین کہڑا تہا - اودہر بانڈ والون نے سریلی لہجہ مین حزن فزا
گیت گانے لگے اور اودہر عام رعایا اسٹیشن حیدرآباد سے بیگم پیٹہ تک
دورویہ صف بستہ اپنے بادشاہ کی جدائی مین جوش کے ساتہہ خدا حافظ
وناصر کے نعرے بہرتے اور یہہ شعر ورد زبان کرتے تھے ؎

بسفر رفتنت مبارک باد
بسلامت روی وباز آئی

خدا کو ہمنے سونپا تجھکو شاہا خدا تیرا نگہبان ہو چکا ہے

اور پا بوسی کے لئے سرون کو خم کرتے تھے - ان صاف دل رعایا کے
دلون کی کشش نے اسقدر زور کیا کہ ٹرین کی رفتار بالکل آہستہ ہوگئی
اور خود اعلیحضرت ٹرین کے دروازہ پر برآمد ہو کر سب کو ہاتھ کے
اشارہ سے رخصت فرمائے حتے کہ ٹرین بالکل ان لوگون کی نظر سے

بگھی تک استقبال کرکے آداب بجا لاکر قدمبوسی کا شرف حاصل کیا روبرو والے پلیٹ فارم پرجو گارڈ آف آنر استادہ تھا سلامی اوتارا اعلحضرت سب امرا و اعزا کا سلام لیتے ہوے جنرل نکر کو ہمراہ لیکر برٹش انفنٹری کے گارڈ آف آنر کو ملاحظہ فرمایا پھر تو وہ وقت آن پہنچا کہ رعایا کے گرم گرم آہوں کا زندہ ثبوت دینے والا انجن عرض کرنے لگا سرکار حاضر خدمت ہوں بسم اللہ سوار ہوجیئے۔ اس غیر ذی روح کے عرض پرداز پر سارون کو رخصت ہونے کے لئے حکم فرمایا اور خود معہ اسٹاف ذیل رونق افروز اسپیشل ٹرین ہوے۔

عالیجناب نواب میر عثمان علیخان بہادر ظلہ	نواب افسر الملک بہادر
نواب داور الملک بہادر	نواب عثمان یار جنگ بہادر
نواب اسد یاور الدولہ بہادر	نواب فصیح الملک بہادر
نواب لقمان الدولہ بہادر	حکیم میر بادشاہ علی صاحب
نواب ناصر نواز الدولہ بہادر	نواب اقبال یار جنگ بہادر

مسٹر الجرنن۔

اکثر امرا نے جوش الفت سے اپنے کو اعلحضرت کے قدموں پر گرادیا

ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

ہر اک چشم بشر سے آبدیدہ تیری جدائی سے ۔ ہر اک دل سے ہے رعایا کا تپیدہ تیری جدائی سے
ہر اک کی روح تن سے ہے کشیدہ تیری جدائی سے ۔ دعا گو ہے بہ ہر قلب کبیدہ تیری جدائی سے

بخیر و خوبی انجام سفر اعلیشاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

کریگا کیا بھلا ہمراہ فوج اے بادشاہ لیکر ۔ چلا جا شان و شوکت سے رعایا کی دعا لیکر
ترا دشمن تصدق تیرے ہو تیری بلا لیکر ۔ دعا گو ہے رعایا تیری یہہ نام خدا لیکر

بخیر و خوبی انجام سفر اعلیشاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

ملی جب سے حکومت تجھکو فضل الٰہی سے ۔ رعایا کب ہی ایسی جدا ظل الٰہی سے
لبوں پر جان ہے اک ہفتہ کے اس ہجر شاہی سے ۔ دعا ہر دم یہہ لب مانگینگے تیری خیر خواہی سے

بخیر و خوبی انجام اعلیشاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

نہایت ناگوار تیری اتنی سی بھی فرقت ہے ۔ رعایا کو دل و جان سے زیادہ تیری چاہت ہے
جدائی جان کی دم بھر کی خاطر بھی قیامت ہے ۔ دعا یہ صدق دل سے سبکی پیش رب عزت ہے

غائب ہوگئی اور لنگم پلی کے ناہموار میدانون کو طے کرتی ہوئی چلنے لگی اور حکیم سید بادشاہ علیصاحب ضیاؔ نے بہ ارادت دلی ترجیع بند دعائیہ جو اصلی امام ضامن ہے نظم کرکے پیشگاہ اقدس مین داخل کر دیا۔

وہو ہذا

دعا ہم سب کی یہ مقبول ربی المعالی
ہر اک ساعت سواطع ہمایونکی بجا لائے
صحت تیری بڑہین دشمن تیرے وخالی ہو
ترا کلکتہ جانا نافع ملکی و مالی ہو

بخیر و خوبی انجام سفر ایشاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن تیرا اللہ والی ہو

ترا جانا کٹھن ہے کیونکہ فرقت ان رعایا ہے
مگر تسلیم فعل شاہ شایان رعایا ہے
ترے جلوہ سے پورا ہر دم ارمان رعایا ہے
اسی خواہش مین خیرات سنت آن رعایا ہے

بخیر و خوبی انجام سفر ایشاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

بہت کو شاق ہے ہم کو ترا جانا بہی اشاہا
مگر کلکتہ میں جو قصد فرمانا فدا اشاہا
تری فرقت ہر دکب اسکا جانتے ہی بہلا اشاہا
رعیت اتنے دن کرتی رہیگی یہ دعا اشاہا

بخیر و خوبی انجام سفر ایشاہ عالی ہو

کوئی خار ملال اُلجھے نہ اصلا تیرے دامن سے
رعایا تیری کرتی ہے دعا یہ اب ذی المنن سے

بخیر و خوبی انجام سفر ایشاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

کوئی ساعت تری خالی نہیں فکر رعایا سے
رعایا ساری راضی ہے تری حسن سجایا سے
تو حافظ ہے ہمارا ہر دم آفات و بلایا سے
تو جاتا ہے دعا کرتے ہیں ہم رب برایا سے

بخیر و خوبی انجام سفر ایشاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

سفر میں تیرا ایک اک لحظہ شاہ انبیا حافظ
ہر اک تکلیف و زحمت سے رعیت کی دعا حافظ
ترے اقبال و شوکت کا علی مرتضیٰ حافظ
مع الخیر اب سوے کلکتہ راہی ہے خدا حافظ

بخیر و خوبی انجام سفر ایشاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

نہ رنج و غم کا شاہا طبع پر تیری غبار آئے
پھرے تو کامیاب ایشاہ ہم سب کو قرار آئے
نہ بھولے سے ترے نزدیک الم اے شہریار آئے
ترے قبضہ میں ہو روئی ترا ملک برار آئے

بخیر و خوبی انجام سفر ایشاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

بخیر و خوبی انجام سفر ایشاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

خیال ہجر سے دلگیر سارا شہر ہے شاہا
ترا پھر آنا ہے تریاق فرقت زہر ہے شاہا
جدا رہنا ترا اتنے دلوں تک قہر ہے شاہا
دعا یہ دمبدم ورد زبان دہر ہے شاہا

بخیر و خوبی انجام سفر ایشاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

خدا کا شکر ہے تو جبتک تریبے زین آئیگا
تدبر و بہ ہ جیو فرش آساتہ نعلین آئیگا
نہ پھر جبتک بہ فضل خالق کونین آئیگا
تو بے چینو نکو کب بے اس دعا کی چین آئیگا

بخیر و خوبی انجام سفر ایشاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

جو پھر جلد آئے یہہ ہر روز حق سے التجا کر لین
جدائی کے دلوں کا کچھ تو پیدا مشغلہ کر لین
ہمارا فرض جو کچھ ہے اوسے دلسے ادا کر لین
ہم اپنے مسجدوں میں تیری خاطر دعا کر لین

بخیر و خوبی انجام سفر ایشاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

مسرت سے ملاقاتین ہوں تیری لارڈ کرزن سے
تو یون خوش آ کلکتہ سے بلبل جیسے گلشن سے

فیر ہونا شروع ہوے - پانچ توپ سر ہوے تھے کہ دو توپچی کے ہاتھ اور جسم
بے احتیاطی و عدم نگرانی کارگزارون سے سوخت ہوگئے تو توپون کا سر ہونا
موقوف - اس سوختگی سے جاگیردار صاحب کو ڈبل سوختگی حاصل ہوی -

چار بجے اسپیشل ٹرین گلبرگہ اسٹیشن پر پہونچی لایق منصرم
صوبہ دار مولوی عبد الباقی صاحب کا انتظام قابل تعریف ہے - جہانتک اعلحضرت کا
اسپیشل ٹرین ٹہرا وہ مقام بہت ہی کچھ آراستہ و پیراستہ تھا - گو اعلحضرت نے
قطعاً منع فرمایا تھا کہ اس قحط سالی مین کوئی کام اخراجات کے نکیا جائے
مگر ان دلون کے جوش کب رکھے سکتے جو خود بخود موج زن ہونے لگے تھے خاصکر اس
مبارک کام کے اہتمام و انجام دہی کے لئے صوبہ دار صاحب نے اول ہی
سے مولوی میر لیاقت علی صاحب اول تعلقدار رایچور کو طلب کر لیا تھا -
تاہم صوبہ دار صاحب کی پوری ارمان ظاہر نہو سکی - اعلحضرت کے
دیدار کا شرف حاصل کرنے کیلئے رعایائے گلبرگہ و اضلاع جوق جوق ٹوٹ
پڑے تھے - گو پولس اپنا پورا انتظام کرتی تھی مگر اونکے جوش بھرے دلون کو
ہرگز پروا نتھی - رات دن ہجوم رہتا تھا اگرچہ اعلحضرت برآمد نہوتے تھے
مگر وہ لوگ صرف ٹرین ہی کو دیکھنا باعث اپنے فخر کا جانتے تھے -

الٰہی جلد شاہ تشریف با اقبال و فرلا کے
برار آجائے و اپس نخل نہضت پہ ثمر لائے

نہال آرزوے ملک گیری برگ و بر لائے
یہہ امید ضیا حاجت بر ار خلق بر لائے

بخیر و خوبی انجام سفر اپنا شاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

حیدر آباد سے ٹرین مارچ ہوتے ہی سیدہی اسٹیشن ٹانڈور جاگیر
نواب محمد عبد العلی خان بہادر پر ٹہری ۔ جاگیردار صاحب نے اول ہی سے
بہت کچھ اہتمام کر رکہا تہا جس سے اونکے روشن دماغی کا کامل ثبوت
ملتا تہا ۔ ٹرین کے پہونچتے ہی توپوں کی سلامی اوتارے گئی اور خود
جاگیردار صاحب معہ عملہ پیش ہوکے نذر پیش کئے اور وبعد کے بھی سب نذور
معرض قبول مین آئے دس منٹ یہان ٹرین ٹہر کرسیدہا روانہ
اسٹیشن گلبرگہ ہوگی ۔ چونکہ پروگرام مین اسٹیشن چیتا پور پر ٹرین کا ٹہرنا
اور بریک فاسٹ کا کہانا مقرر تھا ۔ بہ بنا اس کے نواب عسکر جنگ مشیر الملک بہادر
جاگیردار صاحب سب کچھ اہتمام کرکے نذر پیش کرنے کے لئے پلیٹ فارم پر
حاضر تھے ۔ بخت کی نامساعدگی نے اونکو اس شرف سے محروم رکہا
نذر پیش ہونے نہ پائی ۔ جب ٹرین مقابل اسٹیشن پہونچی سلامی کے توپ

قیام ہوا شب کا خاصہ اعلیحضرت نے تناول فرمایا یہاں سے سیدھی اکولہ سٹیشن پر
ٹرین آٹھ بجے شب کے رکی - پندرہ منٹ ٹہر کے روانہ ہوئی -

۱۸ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۲ ڈسمبر ۱۸۹۹ع روز جمعہ

صبح کے تین بجے ناگپور اسٹیشن پر اسپیشل ٹرین پہونچا پانچ منٹ
ٹہر کے روانہ ہوا پانچ بجے صبح کے بندرہ روڈ پر پہونچکر پانچ منٹ ٹہر کر
روانہ ہوا ٹہیک آٹھ بجے سالیکاسنا سٹیشن پر ٹرین ٹہری اعلیحضرت نے چاء
نوش فرمایا آٹھ بجے دس منٹ کو یہاں سے ٹرین روانہ ہوی - گیارہ بجے
دن کو راے پور اسٹیشن پر پہنچی تیس منٹ کا قیام رہا - اعلیحضرت نے خاصہ
تناول فرمایا - گیارہ بجے تیس منٹ کو ٹرین یہاں سے روانہ ہوی ٹہیک
تین بجے نیلہ اسٹیشن پر ٹرین ٹہری دس منٹ کا قیام رہا اعلیحضرت نے
چاء نوش فرمایا سات بجے شام کے اسپیشل ٹرین جہارسی گڈہ اسٹیشن پر
پہنچی تیس منٹ کا قیام رہا اعلیحضرت نے خاصہ تناول فرمایا -

۱۹ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۳ ڈسمبر ۱۸۹۹ع روز شنبہ

صبح کے پانچ بجے پورولیہ اسٹیشن پر اسپیشل ٹرین پہونچا -
دس منٹ تک ٹرین ٹہری رہی اعلیحضرت نے چاء نوش فرمایا نو بجے

ایکدن پہلے مولود شریف کی جماعت والے ساکنین تیغہ پہونچکر درگاہ شریف
مین ساکن ہوے باین غرض کہ اعلیٰحضرت رونق افروز درگاہ شریف ہون تو
مولود پڑہین - مگر اعلیٰحضرت تشریف فرما نہوے نیاز شریف کو ملازمین کے ذریعہ
گذراندی -

۱۶ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۰ ڈسمبر ۱۸۹۹ء روز چہارشنبہ

ٹہیک آٹہہ بجے شب کے اسپیشل ٹرین راہی کلکتہ ہوی آج
صبح کو نواب ارالمہام بہادر و سر خورشید جاہ بہادر معہ اسٹاف دوسری
اسپیشل ٹرین مین بلدہ سے روانہ کلکتہ ہوے - جو اعلیٰحضرت کے اسپیشل ٹرین
سے بارہ گہنٹے پہلے گلبرگہ سے روانہ ہوچکی تہی -

۱۷ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۱ ڈسمبر ۱۸۹۹ء روز پنجشنبہ

تین بجے صبح کو اعلیٰحضرت کا اسپیشل ٹرین داخل دہوند اسٹیشن ہوا
دس منٹ ٹہر کے آگے روانہ ہوا - چہہ بجے صبح کو احمدنگر اسٹیشن پر داخل ہوا
اعلیٰحضرت نے چاء نوش فرمایا دس منٹ ٹہر کے ٹرین آگے مارچ ہوا - دس بجے منماڑ
اسٹیشن پر پہونچا - اعلیٰحضرت نے خاصہ تناول فرمایا تیس منٹ کا قیام ہوا پہر
روانہ ہوا - چہہ بجے شام کو بہوساول اسٹیشن پر ٹرین پہونچا تیس منٹ کا

اعلیحضرت ظل سبحانی کی سواری کی آمد اور اسٹیشن ہوڑہ کی تیاریان

مدت کے بعد آج اس اسٹیشن کا ستارہ چمکا جابجا گلدستہ تازہ تازہ رنگا رنگ پہولون کے لگائے گئے اور بالائے اسٹیشن متفرق رنگون کے جہنڈیان نصب کئے گئے اور بہت ہی لانبے لانبے پہول و پتیون کے ہار فیلپا یون کے درمیان باندہے گئے تہے جس کے دیکہنے سے بالکل شادی خانہ کا طور نظر آتا تہا اور اسٹیشن پر فرش عمدہ سرخ قیمتی بانات کا کہنچا ہوا۔

پلیٹ فارم پر چوتہی انفنٹری کے سو جوان کا گارڈ آف آنر مع بیانڈ زیر کمان صوبہ دار راجبی سنگہ کے صف بستہ کہڑا۔ اور بیرون اسٹیشن ایک اور دستہ گارڈ آف آنر کا مودب کہڑا ہوا تہا۔ پلیٹ فارم سے بیرون اسٹیشن تک دوطرفہ ریلوی پولس زیر کمان انسپکٹر ڈیلے کے صف بستہ تھی۔ بیرون اسٹیشن جو گارڈ آف آنر کہڑا تہا وہان سے لیکر ہوڑہ برج تک ہی جہان سے کہ حد کلکتہ کی شروع ہوتی ہے دوجانب ریلوی پولس صف بستہ تہی اندرون اسٹیشن پلیٹ فارم پر بہت سارے معززین عہدہ دار و عمائدین استقبال اعلیحضرت کے لئے حاضر تہے جنمین سے بعض کے اسماء حسب ذیل ہین۔

صبح کو اسن سول اسٹیشن پر ٹرین پونچی تین منٹ کا قیام رہا۔ اعلیحضرت نے
خاصہ تناول فرمایا ٹھیک ۸ بجے ٹرین داخل خانہ جنکشن ہوا یہان پندرہ منٹ
کا قیام رہا اور نواب مدار المہام بہادر کے اسپیشل ٹرین کا ڈبہ جسمین وہ خود
سوار تھے اعلیحضرت کے ٹرین کے سلسلہ مین لگایا گیا۔ ۹ بجے پندرہ منٹ کو
ٹرین یہان سے مارچ ہوی اور ساڑہے پانچ بجے داخل ہوڑہ اسٹیشن
ہوی۔

اعلیحضرت ظل سبحانی کی آمد پر عام الفت

شہرت ہو چکی تھی کہ آج حضور نظام رونق افروز کلکتہ ہوتے ہین
شہر کے باشندے از اعلیٰ تا ادنیٰ امرا و غربا و ساہو صبح ہی سے
اُس راہ کو تکتے ہوے اپنی اپنی جگہہ سنبہالے بیٹھے تھے جس راہ سے
اعلیحضرت کا گزر ہونے والا تھا اُسوقت کی کثرت کا حال تحریر سے باہر ہے
جبکہ سواری اعلیحضرت کی اسٹیشن سے فرودگاہ کے طرف چلی آگے کے
آدمی آگے رہ گئے اور پیچھے والے مضطربانہ حرکت کر رہے تھے
جس سے ظل سبحانی کی الفت کا اظہار ہو رہا تھا علے الخصوص ہوڑہ کے
پل پر اس کثرت کا اژدہام تھا کہ تل دہرنیکو جگہہ نملی۔

اور اسوقت اعلیحضرت کے ہمراہ حسب ذیل حضرات تھے ۔

نواب سر وقار الامرا بہادر مدار المہام سرکار عالی نواب سر خورشید جاہ بہادر امیر کبیر

نواب میجر افسر الدولہ بہادر جنرل فوج نواب ناظم الدولہ بہادر ایڈیکانگ

نواب مظفر یار جنگ بہادر ایڈیکانگ راجہ دہرم چند اسٹیٹ فوٹو گرافر

اعلیحضرت اون ساروں سے ملکر اور سلامی گارڈ آف آنر کی لیتے ہوے گاڑہین سوار ہوگئے ۔ سواری بادبہاری بڑے کر و فر تزک و شان کے ساتھ راہی فرودگاہ ٹہیر روڈ نمبر (۱۸) والے محل کے جانب ہوی ہمراہ سواری مبارک کے ہندوستانی سوار ونکا ایک سالہ تہا اور وہ سارے گاڑیان جو سو سے زیادہ تہے ۔

شام ہونے کے سبب سے توپون کی سلامی نہ اوتر سکی (باین وجہ کہ بلحاظ قواعد فوجی توپ بعد غروب سوائے توپہاے مقررہ کے فیر ہونے کی ممانعت ہے علے ہذا روز ہائے عیدین ۔ یہی سبب تہا کہ اعلیحضرت ظل سبحانی کی تشریف فرمائی پر دو روز تک سلامی سر نہ ہوی پہلا دن اتوار کا دوسرا دن کرسمس ڈے روز عید تہا ۔ شنبہ کے دن اکیس توپ سلامی کے سر ہوے ۔ اندنون نواب والیسرائے بہادر عید منانے کے لئے بارکپور تشریف لیگئے تھے)

سر ڈی پلوڈن رزیڈنٹ حیدرآباد	میجر بیرنگ ملٹری سکریٹری حضور والیسرائے
مسٹر ڈیویس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہوڑہ	لارڈ سفوک اڈیکانگ حضور والیسرائے
مسٹر ووڈ انڈر سکریٹری فارن ڈپارٹمنٹ	مہاراج کمار پردوست و کمار ٹگور
لفٹنٹ اے آر ساندرس پرسنل اسسٹنٹ رزیڈنٹ حیدرآباد	رائے بہادر نارائن مہاراجی۔
مسٹر اے یف عبدالرحمن صاحب	مسٹر سیو سوبل ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ہوڑہ وغیرہ

اعلیحضرت کی اسپیشل ٹرین کے پہونچنے کا وقت چار بجے تیس منٹ کا
مقرر کیا تھا۔ مگر کسی وجہ سے گاڑی لیٹ ہوگئی یعنے بجائے چار بجے کے
پانچ بجے پچیس منٹ کو پہونچی (شام ہونے کی وجہ سے روشنی ہوگئی تھی)
اس دیری کا ہونا منتظرون کو اور بھی زیادہ مشتاق کردیا تھا۔ جب
ٹرین داخل اسٹیشن ہوکر رک گئی تو فوراً گارڈ آف آنر نے زرق و برق
سلامی اوتارا اور بہت ہی جلد سریلی آواز سے بانڈ نے مبارکبادی و
خیر مقدمی کی غزل گانے لگا۔

سر ڈی پلوڈن نے قریب ٹرین جاکر حضور کا استقبال کیا
اور جب اعلیحضرت اوتر چکے تو پلوڈن نے لارڈ سفوک مہاراجہ کمار پردوست
کمار ٹگور وغیرہ کو درجہ بدرجہ پیش کرتے ہوئے شرف ملاقات حاصل کرانے لگا

یہہ تھی کہ وے صرف موسم گرما مین گہوما کرتے جس سے سارا مکان
سرد ہوجاتا - دروازہ پر سنتری یونکا سنگین پہرہ مقرر اور روبرو
سرکار نظام کا جہنڈہ استادہ تھا (اعلحضرت ظل سبحانی کے ذات
ستودہ صفات کے ساتھ عام لوگون کو کچھ ایسی محبت تھی کہ فرودگاہ
کے اطراف ازصبح تاشام ازشام تاصبح گہوما کرتے تھے اور ایک بڑا
ہجوم و مجمع در دولت پر رہا کرتا تہا بامید اسباب کے کہ دیدار کا شرف
حاصل کرین)-

۲۰ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۴ دسمبر ۱۸۹۹ء روزیک شنبہ

آج کے روز اعلحضرت کے مزاج پرسی کے لئے منجانب
وایسرائے بہادر ارل آف سفک ایڈی کانگ کپتان ناکس ایڈیکانگ گیارہ بجے
دن کے دیوڑہی مبارک پر حاضر ہوے - اعلحضرت دربار والے مکان مین
رونق بخش تہے - مذکورہ ایڈیکانگون کے حاضری کے اطلاع پر
نواب اسد یاور الدولہ بہادر ایڈیکانگ اعلحضرت گاڑی تک استقبال
فرمایا اور سیدہے مقام ملاقات طرف لیچلے درمیان مین نواب
افسر الدولہ بہادر ایڈیکانگ دروازہ کمرہ ملاقات تک پیشوائی کیا

سواری مبارک محل فرودگاہ پر پہونچنے کے پہلے ایک باڈی گارڈ زیر کمان
نواب عثمان یار جنگ بہادر حاضر وصف بستہ کہڑا تہا۔ سواری داخل
ہوتے ہی سلامی اوتاری گئی بعد رونق افروز ہونے سواری مبارک کے
انڈر سکرٹری اور دونون ایڈیکانگ وایسرائے بہادر حضور سے رخصت
ہوکر چلا گئے۔

حضور ظل سبحانی کا محل مبارک

اعلیحضرت ظل سبحانی کے لئے دو مکان مقام ٹہیٹر روڈ مین
منجانب وایسرائے بہادر تجویز کیے گئے تھے۔ اعلیحضرت نے اون دونون مکانون کو
ملاحظہ فرمایا جسمین سے بڑے مکان کا بالاخانہ دربار اور ملاقات و
صاحبزادہ بلند اقبال کے رہنے کے لئے انتخاب فرمایا دوسرے مکان کو
اپنے لئے تجویز کیا۔ اسٹاف کے لئے خیمے مقرر کر دیے گئے۔
ان مکانونکا رنگ بھی آصفی تھا یعنے زرد۔ بڑے مکان کے
اوپر والے درجہ مین دو بڑے کمرے جنکے چہت مین بجلی کے حباب
آویزان تہے اور بازون پر برقی پہنکے نصب۔ جب روشنی ہونے لگتی تو
وہ پنکھے بہی بڑے زور سے گہوما کرتے۔ نئی بات ان پنکھون مین

انڈر سکرٹری کپتان وڈ۔ اور ملٹری سکرٹری کپتان مری ایڈیکانگ انپیل
یرنگ و کپتان ناکس ایڈیکانگ کو اپنے جانب سے معہ خاص اپنے
چوگھوڑے گاڑی معہ ویسرائے باڈی گارڈ کے اعلحضرت کے حضور مین
روانہ فرمایا ڈیڑہ بجے اعلحضرت اپنے معزز دوست کے بہیجے ہوئے گاڑی
پر سوار ہوکے روانہ گورنمنٹ ہوز ہوئے ہمراہ سواری مبارک
اعلحضرت کا خاص باڈی گارڈ بھی تہا اور رکاب مین صاحبان ذیل

رزیڈنٹ صاحب حیدرآباد۔ نواب سر وقار الامرا بہادر مدار المہام۔ نواب سر خورشید جاہ بہادر امیر کبیر نواب لقمان الدولہ بہادر سرجن اسٹاف
نواب میجر افسر الدولہ بہادر ایڈیکانگ احمد حسین صاحب پرائیوٹ سکرٹری نواب فصیح الملک بہادر نواب اشدور الدولہ بہادر
نواب ناصر نواز الدولہ بہادر نواب عثمان یار جنگ بہادر نواب افضل نواز جنگ بہادر مسٹر براین ایجرٹن
نواب اقبال یار جنگ بہادر حکیم پلو شاہ علی۔

علاوہ ان کے استقبال کو آئے ہوئے صاحب لوگ جنکے نام اوپر مذکور ہو چکے۔
دو بجے کے قریب سواری مبارک گورنمنٹ ہوز مین داخل ہوئی
بفور اسکے ۲۱ توپ سلامی کے اوتارے گئے اور بارہوین بنگال انفنٹری کا
گارڈ آف آنر نے جو گورنمنٹ ہوز کے زینہ کے مقابل کھڑا تہا سلامی اوتارا
اور بیانڈ نے بہت ہی سریلی لہجہ مین خیر مقدم کی گیت گانے لگا۔

اور ان صاحبون کو اعلیحضرت کی حضوری مین پیش کئے - بعد ملاقات
وہیانچھ کے اعلیحضرت نے اون صاحبون کو بیٹھنے کے لئے ارشاد فرمایا
کچھ دیر بعد صاحبان مذکورین منجانب لارڈ وائسرائے بہادر زبان انگریزی مین
اعلیحضرت سے مزاج پرسی کی اعلیحضرت نے بھی اوسی زبان مین اسکا
جواب شکریہ کے ساتھہ ادا فرمایا پھر کچھ دیر تک گفتگو ہوتی رہی بعد
اعلیحضرت نے اپنے ایڈیکانگ کو اشارہ فرمایا پاندان وپہول حاضر کئے گئے
ان صاحبون کو دیکر رخصت فرمایا - سہ پہر کو اعلیحضرت نے خاص اپنے
چوکڑے کی بگی پر سوار ہوکے منتظران دیدار کو شرف دیدار بخشتے ہوے بعد
تفریح وہواخوری شام سے پہلے داخل محل ہوے -

۲۱ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۵ ڈسمبر ۱۸۹۹ء روز دوشنبہ

آج کسی سے ملاقات نہین ہوئی صرف انجمن اہلے مسلمانون کے
جانب سے اڈریس پیش ہونے کے لئے اجازت چاہی گئی - سہ پہر مین اعلیحضرت
معہ صاحبزادہ بلند اقبال ہواخوری کے لئے رونق بخش ہوے -

۲۲ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۶ ڈسمبر ۱۸۹۹ء روز سہ شنبہ

آج ٹھیک ایک بجے دن کے نواب وائسرائے بہادر نے اپنے

نواب فصیح الملک بہادر	نواب لقمان الدولہ بہادر سٹاف سرجن
نواب اسد یاور الدولہ بہادر	نواب ناصر نواز جنگ بہادر
نواب عثمان یار جنگ بہادر	نواب افضل نواز جنگ بہادر
مسٹر براین ایجرٹن	نواب اقبال یار جنگ بہادر۔

پندرہ منٹ فیمابین والسرائے بہادر و حضور پر نور گفتگوئے ذیل ہوتی رہی۔

والسرائے بہادر۔ یقیناً اس سفر مین بلحاظ درازی راہ حضور پر نور کے مزاج مبارک پر ضرور کسافت آئی ہوگی۔

حضور پر نور۔ آپکے شوق ملاقات مین ریل کا سفر بہت ہی آرام سے گزرا۔

ویسرائے بہادر۔ گزشتہ ویسرائونکو جو جناب نے اپنا مدعو کیا تہا ان حالات کے سننے سے مجہے آپ کی خوش اخلاقی و مہانداری کا پورا ثبوت ملچکا ہے اور جب ہی سے مین آپ کی ملاقات کا شایق ہوکر جناب کو اپنا مدعو کیا جسپر آپنے میری دعوت کو قبول فرما کر مجہے بے حد ممنون فرمایا۔

حضور پر نور۔ جسقدر مین آپ کی ملاقات کا خواہان تہا اس سے زیادہ

اعلیحضرت جب گاڑی سے اُترنے لگے مندرجہ عہدہ داران گورنمنٹ
استقبال کے لئے زینے کے نیچے تک آئے ہوئے کھڑے تھے ۔
کپٹن بیکر کار ایڈیکانگ حضور وائسرائے بہادر ۔ مسٹر وڈ انڈر سکرٹری فارن آفس
ڈپارٹمنٹ اور زینے کے اختتام پر سر ولیم کننگم فارن سکرٹری
صاحبان مذکور اعلیحضرت کے ہمراہ تخت کے کمرے تک رہے
(یعنی وائسرائے بہادر کے ملاقاتی کمرہ) نواب وائسرائے بہادر اپنے معزز مہمان
و دوست صادق کے لئے لب فرش تک جو پچاس قدم سے زیادہ فاصلہ تھا
استقبال کرکے نہایت ہی گرمجوشی سے لاکر اپنے بازوے راست پر
بٹھلائے ۔ بازوے چپ فارن سکرٹری اور انڈر سکرٹری معہ چند عہدداران
فارن ڈپارٹمنٹ اور تینوں ایڈیکانگ وائسرائے بہادر بیٹھے تھے اور سیدھی طرف
حضور پرنور کے شاہزادہ ولیعہد بہادر و دیگر مصاحبین حسب ذیل
سلسلہ وار تشریف فرما تھے ۔

رزیڈنٹ حیدرآباد	نواب مدار المہام سرکار عالی
نواب سر خورشید جاہ بہادر امیر کبیر	نواب داور الملک بہادر ۔
نواب سیجر افسر الدولہ بہادر ۔	مولوی احمد حسین صاحب پرائیوٹ سکرٹری

فرماتے تھے مین نے اونکی مہمانیکا فخر حاصل کیا -

والیسرائے بہادر - یہہ تینون وائسرائے بعد تخت نشینی آپکے تشریف فرماتے ہوئے تھے -

حضور پرنور - ہان یہہ تینون وائسرائے بعد میرے تخت نشینی کے تشریف فرما ہوتے تھے - مگر لارڈ رپن صاحب میرے تخت نشینی کے وقت رونق بخش ہوئے تھے اس لحاظ سے گویا مین نے چار وایسرایون کی مہمانی کیا -

والیسرائے بہادر - صاحبزادہ کی کیا عمر ہے -

حضور پرنور - چودہ سال -

والیسرائے بہادر - صاحبزادہ کی تعلیم کے نسبت کیا انتظام کیا گیا ہے

حضور پرنور - ہر علم کے لحاظ سے ایک اتالیق -

مابین اس گفتگو کے نواب والیسرائے بہادر کا بیانڈ بہت ہی سریلی تہاٹ سے ذرا ذرا وقفہ سے بج رہا تھا اور رخصت سے پہلے والیسرائے بہادر نے حضور پرنور کو شرط گاہ مین تشریف فرما ہونے کی دعوت دی تھی اور یون ارشاد فرمایا کہ شام کو شرط گاہ مین حضور سے پہر

مسرت مجکو آپ کے ملاقات سے حاصل ہوی

ویسرای بہادر - مین یقین کرتا ہون جو مکانات کہ مین نے آپکے قیام کے لئے تجویز کیا ہون یقیناً آپکے حسب خواہش ہونگے -

حضور پر نور - شکریہ کے ساتھہ مین کہتا ہون کہ وہ مکانات میرے بہت ہی پسند ہین - مین معہ اپنے ہمراہیون کے بآرام ہون -

ویسرای بہادر - کیا قحط دکن مین بہی زیادہ ہے -

حضور پر نور - ہان ہے -

ویسرای بہادر - کس حصہ مین زیادہ ہے -

حضور پر نور - مرہٹواڑی کے اضلاع مین -

ویسرای بہادر - ملک دکن مین قحط کا صدمہ ہونے سے بڑا ہی افسوس ہے -

حضور پر نور - حتی الامکان انتظام قحط کی کوشش کیجا رہی ہے -

ویسرای بہادر - ملک دکن مین کسقدر ویسرای تشریف فرما ہوئے اور حضور کتنون کی مہمانی فرمائے -

حضور پر نور - تین ویسرای جو میرے عہد حکومت مین تشریف

ملازمان توشکخانہ گورنمنٹ ہو ترنے ایک عمدہ پاندان جسمین بہت ہی نفیس
پان سنکے بیڑے نقروی طلائی ورق سے لپٹے ہوے تھے حاضر کئے
فارن سکرٹری نے حضور پرنور کے خدمت مین پیش کیا - اعلیحضرت نے
ایک بیڑا دست مبارک سے اٹھا لیا - بعد ازان والیسرائے بہادر نے اپنے
ہاتھہ سے حضور پرنور اور شاہزادہ عالی تبار کے دستی پر گلاب چھڑکنے لگے
مصاحبین اعلیحضرت کو اڈیکانگ والیسرائے بہادر پان دیئے اور گلاب
چھڑکے - جب سب صاحب لوگ پان لے چکے اور گلاب چھڑکا گیا تو والیسرائے
بہادر اپنے کرسی سے اٹھکر اپنے معزز مہمان کو رخصت کرنے بہت ہی
گرمجوشی سے ہات مین ہات ملائے ہوے لب فرش سے کتنے فاصلہ تک
مشایعت فرمائے اور دم رخصت حضور سے کہنے لگے کہ کلکتہ کے
مشہور مقامات و عجائب گھر و کمپنی باغ کو حضور ملاحظہ فرماکر محظوظ
ہونگے - حضور نے ارشاد فرمایا بالضرور دیکھونگا - پھر اعلیحضرت و
شاہزادہ عالی تبار والیسرائے بہادر سے مصافحہ فرماکر رخصت ہوے
اورتا سواری اعلیحضرت ملٹری سکرٹری و اڈیکانگ ہمراہ حاضر ہے
اورتا فرودگاہ اعلیحضرت انڈر سکرٹری ہمراہ سواری کے تھے -

ملاقات ہو گی - حضور نے ارشاد فرمایا بالضرور - بعدہ والسرائے بہادر نے فارن سکرٹری کے طرف اشارہ فرمایا - فارن سکرٹری نے رزیڈنٹ کو کہ امرا و اسٹاف حضور کو والسرائے بہادر کے خدمت مین پیش کرین چنانچہ رزیڈنٹ حیدرآباد نے سلسلہ وار صاحبان ذیل کو پیش کرنے لگے -

نواب مدار المہام سرکار عالی بہادر	نواب سر خورشید جاہ بہادر
نواب داور الملک بہادر	نواب لقمان الدولہ بہادر
نواب افسر الدولہ بہادر	مولوی احمد حسین صاحب
نواب فصیح الملک بہادر	نواب اسد یاور الدولہ بہادر
نواب ناصر نواز الدولہ بہادر	نواب عثمان یار جنگ بہادر
مسٹر برائن ایجرٹن	نواب اقبال یار جنگ بہادر

نواب افضل یار جنگ بہادر -

پیش کردہ مصاحبین اشرفین نذر کرنے لگے جنکی قبولیت مین والسرائے بہادر نے بشکوری گردن خم کیا - جس سے یہہ بات ثابت ہوتی تھی کہ کمال مسرت سے نذر کو قبول و منظور فرمایا بعد ختم ہونے نذور کے والسرائے بہادر نے فارن سکرٹری کے طرف اشارہ فرمایا

جبکہ سواری باد بہاری شہر کے شاہ راہون کو طے کرتی ہوی چلی تھی جسقدر
ناظرین شرط تھے سب کے سب اس سواری کے دیکھنے مین غرق ہوگئے
اور آوازین مرحبا صد مرحبا کے طرف سے گونج رہے تھے ٹھیک ساڑھے
تین بجے سواری میدان شرط گاہ پر پہونچی - رزیڈنٹ حیدرآباد
حاضر خدمت حضور ہوکے اس مقام پے لیگئے جہان حضور پر نور و اسٹاف
کے لئے تجویز کئے گیا تھا -

حضور پر نور رونق افروز ہوتے ہی - وایسراے کپ کی شرط
چھوٹی جسمین نو گہوڑے تھے - چرمی نامی گہوڑا انمین سبقت لے گیا بعد
اسکے حضور پر نور بنگلہ سے نیچے تشریف فرما ہوے اور شرط کے گہوڑونکو
ملاحظہ فرماتے کالکتہ کلب کے خیمہ طرف رونق بخش ہوے - یہان خیمہ مین
نواب وایسراے بہادر معہ اپنے لیڈی صاحبہ کے چاء نوش فرمارہے تھے -
حضور و شاہزادہ کے تشریف آوری کی خبر پاکر استقبال کرکے خیمہ مین
لے آئے اور اپنے لیڈی صاحبہ کو حضور و شاہزادہ سے ملاقات
کراکر چاء نوشی مین شریک ہونے کی درخواست فرمائی - حضور قبول فرماکر
شریک چاء نوشی ہوے - اس درمیان گہوڑدوڑ کے نسبت کچھ دیر تک گفتگو رہی

وقت رخصت بھی ایک توپ کی سلامی اوتارے گئی اور گارڈ آف آنر نے بھی سلامی اوتار قیصر گاہ ڈھائی بجے کے سواری مبارک داخل قیام ہوی - وقت واپسی اعلیحضرت کے چہرہ پر نور پہ بے حد خوشی کے آثار نمایان تھے - جس سے یہ بات ثابت ہوتی تھی کہ یہ ملاقات کا اثر مفید مزاج اقدس عالی ہوا -

اعلیحضرت کا شرط گاہ مین تشریف لیجانا

ٹہیک تین بجے اعلیحضرت نے اپنے خاص چوکڑے مین سوار ہوکر میدان شرط گاہ کیطرف روانہ ہوے - سواری مبارک کے گاڑی کے آگے دو سوار اور اونکے بعد آٹھہ سوار اسکالٹس شاہی کے اور گاڑی کے سیدہے طرف کیپٹن عثمان یار جنگ بہادر فول ڈریس پہنے ہوے اور بائین طرف لفٹننٹ شاہ مرزا بیگ اور پیچھے گاڑی کے آٹھہ سوار اور اون کے پیچھے فاصلے سے اور دو سوار اور اونکے پیچھے مصاحبین کے گاڑیان تھے -

اعلیحضرت کی سواری مین بازو پر ولیعہد بہادر رونق بخش تھے اور سامنے نواب افسر الدولہ بہادر موءدب بیٹھے ہوے تھے -

وائسرائے بہادر استقبال کرکے حضور پرنور و شاہزادہ عالی تبار کو ڈنر کے میز پر لیگئے جہان نواب وائسرائے بہادر اور اونکے لیڈی صاحبہ اور کئی معززین دعوتی موجود تہے اس ڈنر مین حضور پرنور کے اسٹاف سے صرف مدار المہام سرکار عالی و نواب امیر کبیر بہادر و نواب افسر الدولہ بہادر شریک ہوئے ڈنر آغاز ہوا اس کے اختتام پر نواب وائسرائے بہادر اپنی کرسی سے اوٹھکھڑے اور زبان انگریزی سے ایک دلچسپ تقریر محبت آمیز لہجہ مین بیان فرماکے حضور پرنور کا جام سلامتی و تندرستی نوش فرمایا۔

اسپیچ نواب وائسرائے ہند

مجھے امید ہے کہ اعلیحضرت کلکتہ کو تشریف فرما ہونے سے ضرور مسرت حاصل ہوی ہوگی اور مجھے یقین کامل ہے کہ دیگر حاضرین جلسہ کا بہی ایسا ہی خیال ہوگا جیسا کہ میرا یہ یقین ہے کہ جملہ لوگ کی دلی خواہش ہے کہ حضور نظام کا کلکتہ مین قیام اونکے لئے فرحناک ہو شہر حیدرآباد ہندوستان کے کل ریاستون مین سب سے افضل ہے اور یہہ وہ شخص ہین جو بہت سے وائسرائون کو اور نائبان سلطنت کو خود اپنے دار السلطنت حیدرآباد مین مدعو کرتے رہے ہین ہین پہلا

بعد فراغت حضور معہ شاہزادہ عالی تبار بنگلہ پر تشریف فرما ہوے اختتام
شرطپر سواری اوسی تزک و احتشام سے روانہ ہوئی جیسی کے آئی تھی اشتیاق کا
بہی عجب سماتہا کہ سواری مبارک کو دیکہنے کے لئے جملہ ساکنین شہر و تماشبین
شرطر استون پر آڈٹے تہے اس قدر کثرت تھی کہ لوگ کا چلنا پہرنا دشوار
ہوگیا تہا قریب شام سواری مبارک داخل کمپ ہوی —

ڈنر

آج ہی شب مین اعلیحضرت کو نواب وایسرائے بہادر نے گورنمنٹ ہوز
مین مدعو فرمایا تہا آٹہہ بجے شب کے حضور پر نور و شاہزادہ عالی تبار معہ اسٹاف
گورنمنٹ ہوز کو تشریف فرما ہوئے سواری مبارک گورنمنٹ ہوز مین داخل
ہوتی سبہی نواب وایسرائے بہادر کے ایڈیکان گاڑی پاس حاضر ہوکر استقبال
کئے اور حضور کو ملاقاتی کمرہ مین لیگئے حضور وہان تشریف رکہے تہے
کہ رزیڈنٹ صاحب حیدرآباد حاضر خدمت ہوکے چند منٹ کلمہ و کلام کرتے
رہے کہ ایڈیکانگان موصوفین حاضر ہوکر حضور کو دوسرے ایک مقام پر لیگئے
جہان جملہ دعوتی اعزا جمع تہے تہوڑا عرصہ نہین گزرا تہا کہ لیڈی سانڈرلیس صاحب
گورنر بمبی و لیڈی صاحبہ لفٹنٹ گورنر صاحب بنگال و ایڈیکانگان نواب

مجکو دعوت دی مین نے فوراً اس دعوت کو بخوشی منظور کرلیا ب مجھے یہہ کہنا بہت
ضرور ہے کہ جو خیالات الفت آپکے خطوط نے میرے دل مین جمائے تھے
کلکتہ مین آکر انمین پختگی پیدا ہوگئی ہے - مین خیال کرتا ہون کہ میرے
موروثی خطابون مین کوئی خطاب اوس تاریخی خطاب سے بہتر نہین ہے جسکے
سبب مجکو نہایت فخر ہے کہ مین ملکہ معظمہ کا وفادار دوست کہلاتا ہون میری
دوستی تین ۳ چیزونپر مشتمل ہے میری دولت میری سپاہ میری
خاص تلوار - مین ان سبکو ہروقت آپکے قبض و تصرف مین دینے کو
تیار ہون جب کبھی آپ ملکہ معظمہ کی سلطنت کیلئے اسکو مانگین (چیرز)
خدا ملکہ معظمہ کو ہندوستان پر برکت و فیض جاری رکھنے
کے لئے مدتون تک قائم رکھے - (چیرز)

اس پرجوش و محبت آمیز تقریر پر حضار مجلس کمال مسرت سے
اسقدر نعرہ ہائے آفرین و آوازہائے تحسین بلند کئے کہ کانون آواز
سنائی نہین دیتا تھا -

جب اس اسپیچ سے فراغت حاصل ہوچکی تو نواب والسرائے بہادر نے
اپنے معزز مہمان حضور پر نور کو وہان لیچلے جہان ایوننگ پارٹی کے

وایسرائے ہون جسکو اسقدر فخر حاصل ہے کہ نظام حیدرآباد کو مدعو کیا
اور اپنا مہمان بنایا مجھے کامل امید ہے کہ حضور نظام کا آیندہ زمانہ سلطنت
سراسر شادمانی وخوشحالی سے مملو ہوگا اور آیندہ نسلون کے لئے آپ کا
نام مثل اون لوگون کے نام کے یادگار رہیگا جنہون نے اپنی سلطنت کو
نہایت خوشحالی بنانے مین کوئی دقیقہ فروگزاشت نہین کیا (چیرز)

اس تقریر کے اختتام پر بڑی زور سے تحسین کے آوازین گونجنے
لگے اور ساتہی اس کے نواب وایسرائے بہادر بیٹہگئے -

حضور پرنور اوٹہکہڑے ہوکر انگریزی مین بفصاحت یون فرمانے لگے

اسپیچ اعلحضرت حضور پرنور

یور اکسلنسی لیڈیز انڈ جنٹلمین -

جناب نے جس نہایت مہربانی طریقہ سے میرا جام صحت
تجویز کیا ہے مین اوسکا شکریہ ادا کرنے کھڑا ہون آپ کے پہلے خط
مین جو مجکو آپ نے بہیجا تہا سچی دوستی اور دلی اخلاص کا کچھ ایسا اثر تہا کہ
مجکو آپ سے حتی الامکان بالمشافہ ملاقات کی قربت حاصل کرنیکا اشتیاق
پیدا ہوگیا - اس لئے جیسی ہی کہ آپ نے بذریعہ دوسرے خط کے

اور مہتر چترال جو کابل کے امیرون سے جنہون نے سرحدی جنگ مین برٹش گورنمنٹ کی مدد کی تھی شامل تھے - اس بھاری مجمع مین ہمارے ہردلعزیز بادشاہ کا مہذب و سادہ لباس سیاہ بانات کی شیروانی جسپر آسمانی رنگ کا جی-سی-ایس-آئی-کا پٹا اور گرانڈ آف دی اسٹار آف انڈیا کا جواہر نگار تمغہ لگا ہوا فرق مبارک پر صندلی رنگ کی دستار اوسپر سنہرا کرن لگا ہوا گویا نیز اقبال سے ہے چمک رہا ہے اس مہذب و سادگی لباس پر سب یورپین و نیٹو جنٹلمین و لیڈیز دیدہ باندہے ہے چشم حیرت سے چہرہ منور پر نگران اور بیساختہ زبان سے صدای مرحبا بلند ہوتی تھی -

حضور پر نور معہ صاحبزادہ بلند اقبال اور والیسراے بہادر اوس مقام پر تشریف فرماتے کہ جہان تمام دعوتی حاضر ہوکے اداب بجا لاکر روانہ ہون - پس ہر ایک معززنے حاضر ہوکے آداب بجا لاکر روانہ ہوجایا کرتا تھا ہر ایک شخص یہہ سعی کر رہا تھا کہ مین ہی اول جمال حضور پر نور دیکھلون اور شرف پا بوسی حاصل کرلون اسی جماعت مین اسٹاف اعلیحضرت بہی شریک تہا قریب بارہ بجے کے جلسہ برخاست ہوا در حضور پر نور رخصت ہوکر قیام گاہ طرف تشریف فرما ہوے -

مدعو سات سو معزز جمع تھے -

ایوننگ پارٹی

اُس دعوت کو کہتے ہین جو اقسام چا نوشی کی ہوتی ہے

اس محفل مین منجانب لارڈ ویلسلی بہادر سات سو معزز یورپین و نیٹیو راجگان و رؤسا، وعہدہ داران فارن آفس مدعو تھے -

یہہ مقام جہان یہہ معزز لوگ جمع تھے قابل تعریف تھا آراستگی بے حد روشنی بے انتہا کیگئی تھی سارا مکان رنگ برنگ کے پھول اور طرح طرح کے پتون سے گلزار ارم پر مات کرتا تھا بہت کچھ انتظام اور بے حد اہتمام تھا باوجود اسقدر انتظام و اہتمام کے جائے تنگ است مردمان بسیار کا نقشہ تھا -

اس جلسہ مین چند باتین جو عجائبات سے تھین وہ یہہ ہین -

ممالک مغربی و شمالی راجاؤن و رئیسون کے دستار اور نپر طرہ لگے ہوئے اور زرین قبائین و زیورات جواہر نگار اقسام اقسام کے وہ دستارونکی عجب بندش و جواہرات کا زیب تن کرنا نہایت عجیب منظر تھا

اسی جماعت مین مہاراجہ کپورتھلہ و مہاراج و مہارانی کوچ بہار بھی تھے -

۲۵ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۹ ڈسمبر ۱۸۹۹ء روز جمعہ

نواب وایسرائے بہادر کا باز دید کے لئے تشریف فرما ہونا

صبح کے گیارہ بجے حسب الحکم اعلیحضرت ظل سبحانی نواب مدار المہام بہادر و نواب امیر کبیر بہادر و نواب میجر افسر الدولہ بہادر و نواب اور الملک بہادر بغرض استقبال نواب وایسرے ہند گورنمنٹ ہوز کو روانہ ہوے۔ فارن سکرٹری اور ایڈیکانگ لارڈ صاحب بغرض استقبال ان نوابون کے گاڑی تک آئے اور ان کو لارڈ صاحب کے کمرہ مین پہونچا کر لارڈ صاحب کے پیش کئے۔ لارڈ صاحب ہمراہ ان نواب صاحبان کے معہ اپنے اسٹاف دار الامارہ شاہی کو روانہ ہوے۔

اسمائے گرامی اسٹاف لارڈ صاحب

سر ولیم کننگم فارن سکرٹری — مسٹر لارنس پرائیوٹ سکرٹری

مسٹر بیرنگ ملٹری سکرٹری — کپتان وڈ انڈر سکرٹری

کپتان بیکر کار ایڈیکانگ — کپتان ناکس

دروازہ دار الامارہ حضور پر نور پر منجانب گورنمنٹ آف انڈیا کے سو سوار نیٹو انفنٹری کے بغرض ادائی سلامی صف بستہ استادہ تھے

۲۳ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۷ دسمبر ۱۸۹۹ء روز چہارشنبہ

چونکہ اعلیحضرت ظل سبحانی شب مین دیر سے آرام فرمائے تھے لہذا
طبیعت مبارک پر کچھ کسل آنے سے کوئی نئی بات ظہور نپائی مگر حسب عادت
کو اغذات ریاستی کا ملاحظہ ہوتا رہا۔

۲۴ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۸ دسمبر ۱۸۹۹ء روز پنجشنبہ

آج دو بجے نواب لفٹنٹ گورنر بنگال و سر جان ڈوبرن بغرض
ملاقات حضور پرنور تشریف فرمائے دار الامارہ حضور پرنور ہوئے۔
اعلیحضرت نے دربار والے مکان مین ان صاحبون سے ملاقات
فرمایا پندرہ منٹ تک محبت آمیز گفتگو ہوتی رہی بعدہ پھول و پان و عطر کا
تواضع کیا گیا اعلیحضرت ان صاحبون کو اور اپنے ایڈیکانگ کو لئے ہوئے
ریکن کمپنی کی شاپ کے طرف رونق بخش ہوئے قریب بیس منٹ کے
اس شاپ کا ملاحظہ ہوتا رہا وہانسے جانس انڈ ہاف فوٹوگرافر کی شاپ کے
طرف مراجعت فرمائے۔ یہان اعلیحضرت کا فوٹو معہ صاحبین مذکورین لیا گیا
تین بجے کے قریب سواری مبارک مختلف سڑکون پرسے گزرتی ہوئی
رونق بخش دولتسرا ہوئی۔

نواب اقبال یار جنگ بہادر حکیم بادشاہ علی صاحب

عالیجناب نواب وایسرائے بہادر و عالیجناب حضور پرنور کے مابین بعد خیر و عافیت پرسی کے سلسلہ تقریر حسب ذیل آغاز ہوئی۔

وایسرائے بہادر۔ کل کی گہوڑ دوڑ آپنے ملاحظہ فرمایا ہوگا۔

حضور پرنور۔ ہان مین نے دیکہا واقعی مین اچہی تہی ۔

وایسرائے بہادر۔ ہر ہفتہ مین ایک شنبہ کو اپنی دخانی کشتی مین بارکپور جو سمت سمندر ہے بغرض تفریح مین جایا کرتا ہون اگر حضور بہی سیر فرماوین تو باعث خوشنودی خاطر ہوگا۔

حضور پرنور۔ مین نہایت خوشی سے بوقت فرصت کسی شام کو بالضرور آپکی کشتی مین سوار ہوکے دریا کی سیر کرونگا۔

وایسرائے بہادر (منجانب اسٹاف اعلحضرت ملاحظہ فرماکر) عالیجناب کے اسٹاف کا یونی فارم ڈریس اور افسرون کے وردیئین قابل تعریف ہین کیا یہہ ڈریس ڈیوڑہی مبارک کے خیاطون کا تیار کیا ہوا ہے یا یورپین خیاطون کا۔

حضور پرنور۔ بعض نیٹیو اور بعض یوروپین خیاطون کا تیار کیا ہوا ہے

ٹہیک ڈیڑہ بجے نواب والسرائے بہادر معہ اسٹاف داخل دارا
شاہی ہوئے ۔ معًا کارڈ مذکور نے سلامی اوتارا اور ۱۰۱ توپ
سلامی کے سر ہوئے حضور پرنور نے بالائے سیڑہیون تک استقبال کرکے
لارڈ صاحب کو لیا اور اوسی مقام پر باہمدیگر مصافحہ کئے اور اپنے معزز
مہمان کو لئے ہوئے خوشی کے ساتھ خرامان خرامان چلے سیدہے بازو
اپنے معزز مہمان کو بٹہلائے اور صاحبان اسٹاف لارڈ صاحب نے اپنے
اپنے مدارج کے کرسیونپر جلوس فرمایا بائین بازو پر اعلیٰحضرت کے
آنحضرت کا اسٹاف حسب سلسلۂ ذیل بیٹھا تھا ۔

شاہزادہ عالی تبار	رزیڈنٹ صاحب حیدرآباد ۔
نواب مدار المہام سرکار عالی	نواب سر خورشید جاہ بہادر امیر کبیر
نواب داور الملک بہادر	نواب افسر الدولہ بہادر
مولوی احمد حسین صاحب پوٹ سکرٹری	نواب فصیح الملک بہادر
نواب لقمان الدولہ بہادر	نواب سعد یاور الدولہ بہادر
نواب ناصر نواز الدولہ بہادر	نواب عثمان یار جنگ بہادر
نواب افضل نواز جنگ بہادر	مسٹر براین ایجرٹن ۔

والیسرائے بہادر - کونسا خطاب کس خطاب سے بڑھا ہوا ہے -

حضور پرنور - دولائی کا خطاب جنگی سے بڑھا ہوا ہے -

والیسرائے بہادر - جنگی کا خطاب شاید پہلے تھا بعدہ دولائی کا دیا گیا -

حضور پرنور - ہان -

بعد اختتام نذور نواب والیسرائے بہادر رخصت ہونا چاہیے - علیحضرت نے دست مبارک سے اپنے معزز مہمان کو پان و پہول وعطر عطا فرمایا - ہمراہیون کو مدار المہام بہادر نے تواضع کیا جب رخصت ہونے لگے - اعلیحضرت ظل سبحانی اپنے معزز مہمان کی مشایعت کے لئے کچھ دور تک ہمراہ تشریف فرما ہوئے دم واپس مصافحہ فرمایا - اسوقت نواب والیسرائے بہادر نے حضور پرنور کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا - جو صاحب لوگ کہ میرے استقبال کے لئے بہیجے گئے تہے پہر اون کو حضور گورنمنٹ ہوز تک آنیکی تکلیف نہ دین حضور نے قبول فرمایا - آج ہی کے روز حضور پرنور کمال مسرت کے ساتہہ دریا کے کنارہ تشریف فرما ہوکر ہواخوری فرمائے -

ویسرائے بہادر - حضور کا اسم مبارک نظام صحیح ہی یا نظام -

حضور پر نور - نظام صحیح ہے مگر غلطی سے نظام کہا کرتے ہین

ویسرائے بہادر - حضور کو ملازمین کیا کہا کرتے ہین -

حضور پر نور - حضور یا سرکار کہا کرتے ہین -

ویسرائے بہادر - حضور کلکتہ کے مشہور مقامات کو ملاحظہ فرمایا ہے -

حضور پر نور - ابہی تک تو نہین مگر کل عجائب گہر اور کمپنی باغ کو جانیکا ارادہ ہے -

بعد اس گفتگو کے اعلیحضرت نے اپنے اسٹاف طرف اشارہ فرمایا کہ نذرین پیش کرین - رزیڈنٹ صاحب حیدر آباد نے ہر ایک نذر گزار کا نام و عہدہ بتلا کے نذر پیش کرانا شروع کئے جب نواب افسر الدولہ بہادر کا نام لیا گیا تو لارڈ صاحب نے یہہ ارشاد فرمایا -

ویسرائے بہادر - افسر جنگ کو افسر الدولہ کیون کہا کرتے ہین -

حضور پر نور - دولائی کا خطاب مین نے دیا ہے -

ارشاد فرمایا۔ ایک فوٹو ہماری دستخط لیکر روانہ کر دینا۔

قریب دو بجے کے سواری مبارک داخل دولتسرا ہوی۔

اعلیٰحضرت کا دوبارہ شرط گاہ مین تشریف فرما ہونا

ساڑہے چار بجے اعلیٰحضرت معہ اسٹاف شرط گاہ کو

تشریف فرما ہوے بعد ملاحظہ شرط قریب شام سیر سمندر کے لئے سواری باد بہاری

روانہ ہوی اور سات بجے شب کو داخل محل شاہی ہوے۔

آج ہی شام کو بحکم اقدس اعلی نواب ممتاز یار جنگ بہادر

بنارس روانہ ہوے باین غرض کہ راجہ صاحب بنارس نے جو حضور کو

مدعو کیا ہے وہان کے ضروری انتظامات وغیرہ کی کیفیت

پیش کرے اور وقت فیروز سواری مبارک اسٹیشن بنارس پر حاضر رہے

۲۷ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۳۱ دسمبر ۱۸۹۹ء روز یکشنبہ

نو بجے دن کے سواری مبارک بملاحظہ میوزیم کلکتہ

(عجائب خانہ) روانہ ہوی۔ یہہ ایک مشہور مقام مقامات کلکتہ سے ہے

جسکا ذکر نواب والیسرائے بہادر نے عند الملاقات حضور سے کیا تھا۔ یہان

اکثر بری و بحری چرند و پرند و مردہ جانور اور اونکے ہڈیان مع

۲۶ شعبان ۱۳۱۷ء مطابق ۳۰ ڈسمبر ۱۸۹۹ء روز شنبہ

نواب وائسرائے بہادر سے حضور پر نور کی پرایوٹ ملاقات

اعلیٰحضرت ظل سبحانی معہ اپنے ایڈیکانگ نواب افسر الدولہ بہادر

بوقت گیارہ بجے دن کے گورنمنٹ ہوز کو تشریف فرما ہوے سواری مبارک

داخل ہوتے ہی گارڈ آف آنر نے سلامی اوتارا۔ ایڈیکانگان نواب وائسرائے بہادر

گاڑی پاس حاضر ہو کے حضور کا استقبال کر کے لیچلے۔ زینہ مکان پر مسٹر لارنس

پرایوٹ سکرٹری حاضر ہو کر استقبال کئے اور حضور پر نور کو وائسرائے بہادر کے

ملاقاتی کمرہ تک پہونچا کر خود اور مع اسٹاف کے باہر ہی ٹھیرے رہے

جب گفتگو فیما بین حضور پر نور و نواب وائسرائے بہادر آغاز ہوی تو مسٹر

لارنس صاحب پرایوٹ سکرٹری تقرب کا شرف حاصل کئے کامل نصف

گھنٹہ تخلیہ رہا بعدازاں اعلیٰحضرت و سکرٹری موصوف مسرت کیساتھ

برآمد ہوے اور سکرٹری صاحب نے اعلیٰحضرت کو گورنمنٹ ہوز کے

تصاویر کا ملاحظہ کرایا اور حضور ملاحظہ کرتے رہے تھوڑی دیر بعد اعلیٰحضرت

سوار ہونے کے لئے روانہ ہوے۔ سکرٹری صاحب موصوف اعلیٰحضرت سے

عرض کیا کہ حضور کا ایک فوٹو مجکو مرحمت ہو اعلیٰحضرت نے نواب افسر الدولہ بہادر کو

دولتسرا اعلیحضرت پر تشریف لائے - اعلیحضرت دربار والے مکان مین معہ اسٹاف برآمد تھے نواب افسر الدولہ بہادر اڈیکانگ استقبال کرکے مہاراج موصوف کو بارگاہ اقدس مین حاضر کئے - ۵ امنٹ تک باریاب رہے دم رخصت راجہ صاحب کا تواضع عطر و پھول و پان سے کیا گیا راجہ صاحب کمال مسرت سے اعلیحضرت کے محاسن اخلاق کی تعریف فرماتے ہوئے رخصت ہوئے -

مسلمانان کلکتہ کے جانب سے ڈپوٹیشن کا پیش ہونا

ساڑھے تین بجے ایک ڈپوٹیشن جسمین چالیس ممبر معززین سے تھے معہ سکرٹری عبد الرحمان صاحب برسٹر ایٹ لا کے حاضر ہوئے اعلیحضرت دربار والے مکانین معہ اسٹاف برآمد تھے - نواب افسر الدولہ بہادر اڈیکانگ نے سکرٹری موصوف کو پیش گاہ اقدس مین حاضر کیا بعدہ ہر ایک ممبر یکے بعد دیگرے آداب کا شرف حاصل کرتے ہوئے سکرٹری کے بازو صف بستہ ہونے لگا اور ادائے آداب سے پہلے سکرٹری انکا نام معہ عہدہ پیشگاہ اقدس مین عرض کرتے تھے - بعد شرف آداب جملہ ممبر جمع ہو چکے سکرٹری نے ایک تقریر منجانب ممبران انجمن کے پیشگاہ اقدس مین یون عرض کرنی لگا کہ اعلیحضرت ظل سبحانی کی

دیگر عجائبات موجود ہین(یہہ ایک عجیب مقام ہے اسکو عجائب خانہ کہنا صحیح
ہے) جسوقت سواری مبارک عجائب خانہ مین داخل ہوی - وہانکا انتظام
قابل تعریف تہا - بعد ملاحظہ عجائبات وقت مراجعت اعلیحضرت نے
پانسو روپیہ انعام ملازمین میوزیم کو دینے کے لئے حکم فرمایا - اور یہان سے
سواری بادبہاری قریب ساڑہے دس بجے کے جانب زوالاجیکل گارڈن کو
(کمپنی باغ) روانہ ہوی - اس باغ کے عجائبات وانتظام وعمدگی کو
اعلیحضرت نے ملاحظہ فرماکر نہایت ہی پسند فرمایا - اور وقت مراجعت تین ہزار روپیہ
انعام وہان کے ملازمین کو دینے کے لئے ارشاد فرمایا - ایک بجے کے قریب
سواری مبارک داخل دولتسرا ہوی - (یہ کمپنی باغ ایک مشہور مقام ہے جسمین
سب طرح کے جانور نہایت خبرداری اور کمال درستگی سے رکہے ہوے
ہین اور اقسام اقسام کے پہولون کے کونڈے قرینہ سے چنے ہوے اور
نادر نادر درخت لگائے گئے ہین - کوئی شخص اس باغ کی سیر کرنا چاہا
تو فی کس دوانہ محصول اور فی گاڑی ایکروپیہ دینا ہوتا ہے)-

مہاراج کوچ بہار کی ملاقات

تین بجے مہاراج کوچ بہار معہ فرزند حصول شرف ملاقات

بعد جمع ہونے ممبرون کے نواب حیات محمد خان بہادر۔ سی۔ آئی۔ ای نے ممبران انجمن کے طرف سے ایک دلچسپ تقریر دربارہ خیر مقدم حضور پرنور کے عرض کرنے لگے۔ اعلیحضرت ظل سبحانی اُس پرجوش و مسرت آمیز الفاظون کو سماعت فرما کر ایسے ہی محبت آمیز الفاظون مین اوسکا جواب ادا فرمائے جس سے وہ لوگ اپنی کامیابی پر نہایت ہی خرمی کیساتہہ آداب عرض کرکے روانہ ہوے۔

تیسرا ڈپوٹیشن منجانب علیگڈھ کالج

ساڑہے چار بجے منجانب کالج مذکور ایک ڈپوٹیشن حاضر ہوا جسکے سکرٹری مولوی میر مہدیعلیخان محسن الملک بہادر تہے۔ نواب میجر افسر الدولہ بہادر اڈیکانگ نے سکرٹری موصوف کو اعلیحضرت مین باریاب کرایا۔ سکرٹری صاحب پیشگاہ اقدس مین حاضر ہوکر ادا بجا لانیکا شرف حاصل کئے اور بعدہ ہر ایک ممبر کا نام پکارنے لگے تا وہ اداب کا شرف حاصل کرین اسیطرح ہر یک ممبر حاضر ہوکر ادا بجا لاکر سکرٹری کیساتہ صف بستہ ہونے لگا بعد جمع ہونے ممبرون کے سکرٹری موصوف نے ایک دلچسپ تقریر پیشگاہ اعلیحضرت مین عرض کرنے لگا جسکا خلاصہ یہہ ہے۔

تشریف آوری سے اس ملک کے تمام مسلمانون کو دلی خوشی حاصل ہوی اور سب مسلمان حضور کے ازدیاد عمر و دولت کے لئے دعا کرتے ہین
اعلیحضرت ظل سبحانی سکرٹری سے یون ارشاد فرمانے لگے۔
حضور کے طرف سے ممبران سوسائیٹی کو کہا جائے کہ حضور کو ان کے ملاحظے سے نہایت خوشی حاصل ہوی اور حضور امید کرتے ہین کہ اونکی سوسائیٹی جس بنا پر قائم کیگئی ہے اسمین انکو پوری پوری کامیابی حاصل ہوگی۔ بعد اتمام تقریر دلپذیر سب ممبران سوسائیٹی آداب بجا لاکر شادان و فرحان روانہ ہوے۔

دوسرا ڈپوٹیشن کا پیش ہونا

ڈپوٹیشن مسلمانان کلکتہ روانہ ہوتے ہی اور ایک ڈپوٹیشن جو منتظر باریابی کھڑا تھا جسکے سکرٹری نواب امیر حسن خان بہادر تھے اونکو نواب افسر الدولہ بہادر ایڈ یکانگ نے حضور اقدس مین پیش کیا اول سکرٹری صاحب آداب بجا لانے کا شرف حاصل کئے بعدہ ہر ایک ممبر کا نام معہ عہدہ لینے لگے تا ممبر حضور پرنور کے پیشگاہ مین آداب کا شرف حاصل کرین ہر اک ممبر حاضر پیشگاہ ہو کر آداب بجا لاتے ہوی سکرٹری کر باز و صف بستہ ہونے لگا

لنزر گئی۔ اس کشتی مین لارڈ وایسرائے بہادر معہ اسٹاف و لی عہد تھے
(نواب وایسرائے بہادر ہر یکشنبہ کو اپنی دخانی کشتی پر سوار ہوکے بارک پور تک
دریا کی سیر فرمایا کرتے ہین۔ کیونکہ آج اتوار کا روز تہا سیر سے واپس آرہے تھے
اس سیر کا ذکر نواب وایسرائے بہادر نے عند الملاقات حضور سے فرما چکے تھے)
ساڑہے چہے بجے تک اعلیحضرت نے دریا کی سیر فرماتے رہے بعد ازان
کشتی کو کنارے پر لانیکے لئے حکم ہوا حسب الحکم کشتی کنارے پر لنگر انداز ہوی
مبلغ پانسو روپیہ کپتان کشتی کو انعام دینے کے لئے حکم پیشگاہ اقدس سے
صادر ہوا۔ سات بجے کے قریب سواری مبارک داخل دولتخانہ ہوی
لب دریا کا انتظام قابل تعریف تہا۔ سواری مبارک دیکھنے کے لئے
دیوڑہی مبارک سے تا لب دریا دو رستہ خلق کا اژدہام تہا۔

۲۸ شعبان ۱۳۱۳ھ مطابق غرہ جنوری ۱۸۹۶ء روز دوشنبہ

مراجعت اعلیحضرت ظل سبحانی از کلکتہ

اعلیحضرت ظل سبحانی کا قصد تہا کہ کشتیونکا پل بہی جو دریا کے
ہوگلی پر باندہا گیا ہے اوسکو ملاحظہ کرے (چونکہ یہہ بندش عجائبات
روزگار سے ہے) مگر کثرت کار سے ایک منٹ کی بہی فرصت

خلاصہ تقریر محسن الملک بہادر سکرٹری

علیگڈہ کالج کا باغ خاص اعلحضرت ظل سبحانی کا لگایا ہوا ہے اور حاضرین کا معروضہ یہی ہے کہ حضور پر نور کا لگایا ہوا باغ ہمیشہ کیلئے سرسبز و شاداب رہے اور اوسکے آئندہ کی تر و تازگی کے لئے کالج کے ٹرسٹی ہر طرح کوشش کرتے ہین بعد اس تقریر کے جلسہ برخاست ہوا ممبران آداب بجا لاکر روانہ ہوے ۔

حضور ظل سبحانی کا دریا کی سیر فرمانا

ساڑہے پانچ بجے اعلحضرت ظل سبحانی اپنے اسٹاف کے ساتھ دریا پر رونق افروز ہوے ۔ پیشتر ہی سے دُخانی کشتی کا بند و بست روانڈ اینڈ کمپنی سے کیا گیا تہا وہ حاضر تہی حضور پر نور معہ اسٹاف اوس کشتی مین سوار ہوے اور کپتان کشتی حسب الحکم حضور پر نور لنگر اُٹہا کر کشتی کو دریا مین اون سارے جہازات کی سیر کراتے ہوے جو لنگر انداز تہے جسمین ایک جنگی جہاز بہی شامل تہا روان کیا ۔

حضور پر نور کی کشتی جب سیدہے طرف کو ہو چلی روبروسے ایک اور کشتی آتی ہوی معلوم دی اور وہ کشتی سیدہی بازوسے حضور پر نور کے

فصیح بولتی اور اکثر راجہ صاحب کے ہمراہ لندن کی سیر کرچکی ہین جس سے اخلاق و طرز تقریر و بول چال و حرکات و سکنات بالکل لندن کی لیڈیونسی کرتی ہین) بعدہ راجہ صاحب اور اونکے فرزند و رانی صاحبہ اعلیحضرت ظل سبحانی کی خیر مقدم کی خوشی ظاہر فرمائے اور عزت بخشی کا شکریہ ادا فرمای اور دم رخصت گاڑی تک مشایعت کئے۔

میوزم یعنے عجائب خانہ کو سواری مبارک کا جلوہ افروز ہونا

ٹہیک دو بجے سواری مبارک میوزیم کو روانہ ہوی بیس منٹ تک عجائبات کا ملاحظہ ہوتا رہا پہر وہانسے مراجعت فرمائے۔

سواری مبارک کا جانسن انڈ ہاف فوٹوگرافر کی شاپ کو رونق بخش ہونا

سواری بادبہاری عجائب خانہ سے واپس ہوتے ہی اس فوٹوگرافر کی شاپ مین داخل ہوی - اعلیحضرت اول نوشابہ مادیان پر سوار ہوکے فوٹو لینے کے لئے حکم فرمائے بعدہ اڈمرل اور رعد گہوڑون پر سوار ہوکے فوٹو لئے - قریب تین بجے کے سواری مبارک قیام گاہ پر رونق افروز ہوی -

آج تمام دن نہین ملی ۔

سواری مبارک کا کوک انڈ کو رونق افروز ہونا

آج صبح کے آٹھ بجے سواری مبارک شاپ ہٹ کور کو روانہ ہوی
اسٹاف بھی ہمراہ تہا ۔ گہوڑون کو ملاحظہ فرما کر تین راس گہوڑے خرید فرمائے
یہان سے سواری بادبہاری علی پور کے طرف روانہ ہوی ۔

اعلیحضرت کا راجہ کوچ بہار کے بازدید کو تشریف فرما ہونا

ٹہیک گیارہ بجے سواری مبارک حویلی راجہ صاحب معہ صوفت
رونق بخش ہوی (یہہ وہی راجہ صاحب ہین جو بلدہ حیدرآباد مین سنہ ۱۸۸۴ء
مین حضور پرنور کے مہمان ہونیکا شرف اور کل کے روز بہی حضور پرنور سے
ملاقات کا شرف حاصل کیے چکے ہین) سواری مبارک رونق بخش ہوتے ہی
راجہ صاحب معہ اپنے فرزند گاڑہی تک حضور کا استقبال فرمائے اور
حضور پرنور کو اپنے مکان خاص مین لیگئے (مکان بہت کچھ آراستہ
ہر ایک چیزے سے سجا ہوا تہا اور ہر شئے قرینہ سے رکہی ہوی تہی) اور
اپنی رانی صاحبہ کو حضور کی ملاقات کا شرف حاصل کرائے (رانی صاحبہ
ایک لایق شاستری کی دختر ہین اور خود بہی بہت لایق و سنجیدہ زبان انگریزی

حضور پر نور کی مراجعت فرمائی پر عام الفت کا اظہار

شہر بہر مین شہرہ ہو گئی تہی کہ آج شبکو حضور پر نور کی
سواری بادبہاری روانہ ہوتی ہے اس پر باشندگان کلکتہ شام ہی
سے راستون پر جمع ہونا شروع ہوے۔ محلسرا سے اسٹیشن ہوڑہ تک دور ویہ
لوگ اسقدر جمع ہو گئے تہے کہ تحریر سے باہر۔ ہر چند کہ پولس کا بے حد انتظام تہا
مگر اون لوگون کے شوق کے روبرو سب بیکار تہے نو بجے شبکو اعلیحضرت ظل سبحانی
معہ شاہزادہ والاتبار و اسٹاف سوار ہو کر اسٹیشن کے طرف روانہ ہوے
راستونپر لوگونکی کثرت ہونے سے گاڑہی مبارک کو بالکل
آہستہ چلانے کے لئے حکم ہوا اسوقت کا بہی عجیب سماتھا مسلمانون کے
حسرت بہرے دلون کے بے ساختہ دعائین ساتہی اوسکے خدا حافظ ونا صر کے
نعرے اور امام ضامن ثامن کے سپرد کرنا جس سے ہمارے ہر دلعزیز
رعایا پرور عدل گستر کی ہر دلعزیزی کا پورا پورا ثبوت ہویدا تہا
بہ لحاظ ہجوم مردم و کثرت خلایق سواری بادبہاری آہستہ آہستہ
قریب دس بجے کے اسٹیشن پر رونق افروز ہوی اسپیشل ٹرین تیار تہا
حضور پر نور و شاہزادہ عالی تبار و اسٹاف زینت بخش ٹرین ہوے

حضور پرنور کا نواب وائسرائے بہادر کی دخانی کشتی پر سے سمندر کی سیر فرمانا

سواری مبارک معہ اسٹاف ٹھیک ساڑھے پانچ بجے لب سمندر روانہ ہوی - چونکہ آگے ہی سے منجانب نواب وائسرائے بہادر انتظام ہوچکا تھا کشتی جسکا نام ماڈ تھا - تیار و حاضر تھی سواری پہنچتے ہی کپتان کشتی حاضر ہوکے بکمال ادب آداب عرض کیا - حضور پرنور و صاحبزادہ عالی معہ اسٹاف سوار ہوے (کشتی نہایت خوبصورت تھی اوسکا طول قریب چالیس گزکے تھا - سطح کشتی پر متعدد کرسیاں دہرے تھے اور کپتان کشتی کی اوپر ہی ایک علیحدہ جگہہ بنی ہوی تہی جسپر سے کشتی کو چلاتا تھا - کمرے نہایت سجے سجائے تھے) اور لنگر اوٹھانے کے لئے حکم صادر ہوا کشتی روان ہوی اور اس اثنا مین حضور کمرون وغیرہ کا ملاحظہ فرماتے اور سیر کرتے رہے اور قریب سات بجے حسب الحکم حضور پرنور کشتی کنارہ پر لنگر انداز ہوی اور وقت واپسی مبلغ پانسو روپیہ کپتان کو انعام دینے کے لئے حکم صادر ہوا - ساڑھے سات بجے سواری مبارک داخل محل شاہی ہوی - اسیوقت حسب الحکم بقیہ سامان اسٹیشن پر روانہ ہونے لگا

بغرض استقبال حضور پرنور حاضر اسٹیشن ہوے اعلیحضرت ظل سبحانی
برآمد ہوتے ہی مہاراجہ صاحب بہادر نے پیش قدمی کرکے دست بوسی کا شرف
حاصل کیا بعدہ سب حضار نے آداب بجالایا ۔ گارڈ آف آنر نے سلامی ادا کیا
حضور پرنور و شاہزادہ عالی تبار ایک سواری پر رونق بخش ہوے اور راجہ صاحب
موصوف ہمراہ رہے اور سواری مبارک محل معینہ پر جلوہ افروز ہوی
بہت دیر تک راجہ صاحب موصوف حضور پرنور کے خدمت مین حاضر رہے
اور خیر مقدم کا شکریہ ادا فرماکر روانہ ہوے ۔ ٹہیک پانچ بجے بازدید کیلیے
حضور پرنور رام نگر مین جہان راجہ صاحب کا مسکن ہے تشریف فرما ہوے
سواری مبارک داخل ہوتے ہی راجہ صاحب معہ اپنے فرزند و اسٹاف کے
گاڑی تک استقبال کرکے لیچلے اور مسند شاہی پر بٹہلاے ۔ قریب
نصف گہنٹہ گفتگو ہوتی رہی آٹہہ کے قریب رخصت ہوکے کمپ کو واپس
ہوی آئے اور دس بجے سواری مبارک بغرض روانگی اسٹیشن پر فائز
اسٹیشن پر ایڈیکانگ مہاراجہ بنارس وندسٹری پرشاد سنگہ اور دیگر
معززین حاضر تہے ۔ سواری کے رونق افروزی پر جو ہجوم
باشندگان بنارس کا تہا علے ہذا اوسیطرح پر دوطرفہ راستو پر بکثرت

قریب گیارہ بجے کے ٹرین مارچ ہوا۔

۲۹ شعبان ۱۳۲۱ھ مطابق ۲ جنوری ۱۹۰۴ء روز شنبہ

سواری مبارک کا فائز بنارس ہونا

چونکہ مہاراجہ صاحب بنارس نے اعلیٰحضرت ظل سبحانی سے رونق بخش بنارس ہونے کی استدعا کی تہی اور اپنا مدعو کیا تہا اور اعلیٰحضرت کی ذات ستودہ صفات جو سراسر مجسم اخلاق حسنہ ہے اس دعوت کو قبول فرمایا۔ اور تاریخ رونق بخشی بہی قرار دے گئی (یعنی ۲ جنوری چہہ بجے شام کے) آج وہی روز و تاریخ تہی مگر کسی وجہ سے گاڑی لیٹ ہو کر بجائے چہہ بجے کے ۹ بجے شب کو ٹرین پہونچی شب ہونیکے لحاظ سے اعلیٰحضرت گاڑی ہی مین استراحت فرمائے اکثر اعزا و امرا و عہدہ داران شہر بنارس اسٹیشن پر بہر استقبال حاضر تہے۔

آج ہی کی تاریخ و روز مین نواب مدار المہام بہادر و نواب سر خورشید جاہ بہادر کا اسپیشل ٹرین کلکتہ سے روانہ ہوا۔

غرہ رمضان المبارک ۱۳۲۱ھ مطابق ۳ جنوری ۱۹۰۴ء روز یکشنبہ

آج صبح مین مہاراجہ صاحب بنارس معہ اسٹاف و پولیٹیکل ایجنٹ

عموماً ہر ایک اسٹیشن پر متعدد لین ہوا کرتے ہین تا ایک گاڑی ایک
لین پر کھڑی رہے اور دوسری آنیوالی دوسرے لین پر سے گزر جائے
ایسا ہی اعلیحضرت کا اسپیشل ٹرین ایک علیحدہ لین پر ٹھہرا تھا اور وہ میل ٹرین
جو بمبئی جانیوالی تھی اوسکے گزر کے لئے علیحدہ لین مقرر کیگئی - اور اس
کی اطلاع آنیوالی میل ٹرین کے گارڈ کو بھی بلحاظ قواعد دیدیگئی تھی بنا
اسکے انجن چلانیوالے نے حسب الحکم گارڈ کے گاڑی کو سیدہے
لے آنے لگا حتے کہ کلالی اسٹیشن تک وہی پوری رفتار سے انجن
چلا رہا تھا باین وجہ کہ اسٹیشن مذکور پر میل ٹرین نہین روکا کرتی تھی
سیدہے چلا جایا کرتی اسی تیز رفتار سے آنے لگا - پائنٹ میان (اوس
شخص کو کہتے ہین جو ایک لین پر کی گاڑی دوسرے لین پر کرنیکا کام
کیا کرتا ہے) سے اور اسٹیشن ماسٹر سے شاید کچھ نا اتفاقی تھی عمداً اوسنے
آنے والی ڈاک گاڑی کو اسی لین پر لے لیا جس لین پر حضور پر نور کا
اسپیشل ٹرین کھڑا ہوا تھا مگر فضل خدا شامل حال تہا اور مسلمانون کے
دعا کا اثر اور حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمتہ اللہ علیہ کے مدد سے
اصادم ہونے نہ پایا اکثر لوگ جو ٹرین آنے والی کو حضور پر نور کے ٹرین

خلایق جمع تھی اور اسٹیشن پر بھی -

اسٹیشن پر ایڈیکانگ مذکور بے حد انتظام کیا تھا جسپر حضور پرنور

مسرور ہوے - گیارہ بجے شب کو ٹرین بنارس سے روانہ ہوی -

آج ہی کی تاریخ مین اور تیسرا اسپیشل کلکتے سے چھوٹا جسمین بگھی خانہ کا

سامان اور گھوڑے معہ نوخرید گھوڑون کے تھے -

۳ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۴ جنوری سنہ ۱۹۰۰ع روز پنجشنبہ

آج اعلیحضرت کا قیام ریل ہی مین رہا -

اور آج کا روز چوتھا اسپیشل ٹرین کلکتہ سے نکلا جسمین

سواری کے بگھیان اور پلٹن کے جوان سوار تھے -

۴ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۵ جنوری سنہ ۱۹۰۰ع روز جمعہ

آج بھی اعلیحضرت کا قیام ریل ہی مین رہا -

۵ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۶ جنوری سنہ ۱۹۰۰ع روز شنبہ

آج اسٹیشن ڈون سے ٹرین روانہ ہوکر قریب دو بجے کے

کلالی اسٹیشن پر پہنچی اور یہان باین غرض ٹھیرے رہی کہ بمبئی جانیوالی

میل ٹرین جو رائچور سے نکلی ہوی تھی وہ یہان سے گزر جائے -

اسٹیشن گلبرگہ پہ اعلیحضرت کا ٹرین پہنچنا اور وہان کے حالات

آج ٹہیک چار بجے دن کے اعلیحضرت کا اسپیشل ٹرین اسٹیشن گلبرگہ
پر پہنچا جملہ عہدہ دار و صوبدار صاحب معززین گلبرگہ و وکلا پلیٹ فارم
پر کمر بستہ حاضر تہے اسٹیشن کی آراستگی قابل تعریف تھی جس سے
مولوی عبدالباقی صاحب صوبدار کے روشن دماغی کا پورا پورا ثبوت
ٹہیک پڑتا تہا بالائے مکان اسٹیشن رنگین پہریرے نصب تہے اور اسٹیشن مین
بہت ہی عمدہ قیمتی بانات کا فرش کہنچا ہوا تہا جب اسپیشل ٹرین اسٹیشن پر آ کر رکا
فوراً نواب افسر الدولہ بہادر حضور پرنور کے ڈبہ پر حاضر ہو کے عرض کئے
ادائے آداب کے لئے جملہ عہدہ دار بستہ حاضر ہین اس معروضہ کے
ساتہی اعلیحضرت ترکی لباس مین ڈبہ سے پلیٹ فارم پر رونق افروز ہوئے
اور جملہ حضار کا سلام بہت ہی کشادہ پیشانی و مسرت کے ساتھ لئے
جس سے جمع شدہ لوگ اپنے اس کامیابی پر جاموں مین نہین سماتے
تہے اور دل اونکے باغ باغ ہوگئے پندرہ منٹ تک اعلیحضرت
جلوہ افروز رہکر ڈبہ مین تشریف فرما ہوئے پہر ٹرین کو دہیمی دہیمی حرکت ہوئی

مقابل دیکھکر ایک ہنگامہ برپا کر دیا اور بہت سارے جوانمرد ریل سے
کود پڑے - مگر ہمارا ہردلعزیز جوانمرد رستم ثانی بادشاہ مع شاہزادہ
عالی تبار ان لوگ کے حرکات دیکھتے اپنی جگہہ سے جنبش تک نہین کئے ہوئے
لوگون کے شور و غل اور اسٹیشن ماسٹر کے ہاتون کے اشارون پر
آنے والی ٹرین گاڑی کے ہانکنے والیئے بڑی استادی سے بمشکل
تمام دس قدم کے فاصلہ پر اپنے گاڑی کو روک لیکر دوسرے لین پر واپس
لے گیا (خدایا تو اس شاہ و شاہزادہ کی صدہا سال کی عمر کرا اور ہمیشہ
اپنے حفظ و امان مین رکھ - اور ہر ایک آنی والی بلا کو ان کے دشمنون پر
ڈال آمین صد آمین) (فوراً اسٹیشن ماسٹر اور پائنٹ میان کو پولس نے
اپنی حراست مین لے لیا بعد تحقیقات اسٹیشن ماسٹر کو چھ ماہ کی سزا
اور پائنٹ میان کو تین سال کی قید سخت کی سزا ملی فعل عمد پر اس قدر
قلیل سزا عجب کا مقام ہے) انجن ہانکنے والے کو اس اوستادانہ کاروائی
پر حضور پرنور نے بہت کچھ انعام سے سرفراز فرمایا ٹھیک تین بجے
یہاں سے اعلیحضرت کا اسپیشل ٹرین مارچ ہوا -

اور ریشم کا بانا تھا تیار رکہیگئی جسمین گنجایش تین سو آدمی نماز پڑہنے کی تہی اور

یہہ اشعار اندرون مسجد درج تہے

اشعار

گلبرگہ کے جیل کی ہر صنعت | یہ کام سلیقہ سے ہوا ہے
ابریشم و پارچہ ہے اسمین | کس خوبی سے اسے سیا ہے
خوش وضع بچہے ہین جانمازین | چوبی ممبر بہی خوشنما ہے
اونچا اک منار اوسکا | گویا کہ دعا کو ہاتھ اٹہا ہے
ہر مہر مسجد ہے گہر خدا کا | مایل سب سے یہہ گہر جدا ہے

اور مقام ٹرین سے ذرہ سے فاصلہ پر ایک اور مقام تہا جو اعلیحضرت کے جلوہ افروزی کے لئے مقرر کیا گیا تہا جسمین بہت ہی عمدہ فرنیچر جو ایوان صوبداریسے لایا ہوا سلیقہ کے ساتہہ سجا ہوا تہا۔ ہر ایک چیز قرینہ سے رکہی ہوی تہی اور فرش نہایت ہی عمدہ قالینونکا کہنچا ہوا اور ایک جانب مسند زرین لگائی گئی تہی۔ اور اس مسندکے اوپر آئینہ مین یہ شعر آویزان تہا۔

ص

موقع ہود وجہا نمین تجہے فخر و ناز کا + سایہ ہو سر پہ خواجہ بندہ نواز کا

اور اوس مقام پر جا کے ٹھری جہان پہلے سے ٹھرنے کے لئے تجویز کیگئی
تھی یہہ مقام بہی بہت ہی عمدہ طور پر آراستہ کیا گیا تہا اور جہاان ٹرین
ٹھری رہی وہان کپڑے کا سائبان تانا گیا تہا اور سرخ کپڑے کی جہالر ٹکی
تہی بالائے چہت رنگین پہریرے لگائے گئے تہے جسکے نیچے حضرت مائل کے
لکھے ہوے عمدہ عمدہ قطعات و تواریخات خیر مقدم مین حسب ذیل آویزان تہے

قطعات مائل

اہل گلبرگہ پہ اب پڑتی ہین شہ کے آنکھین ✤ کیون نہ قربان ہو اک اک کی نظر آنکھونپہ
ہی یہی زمزمہ ہر ہر کہ زبانپر مائل ✤ قدم حضرت آصف میرے سر آنکھونپہ

دیگر

تار و پود نظر حور و پری فرش ہین ہو ✤ آصف وقت سلیمان زمن آتے ہین
ہیچ گلبرگہ مین جنت کا چمن یا اللہ ✤ میر محبوبعلی شاہ دکن آتے ہین

دیگر

شہ کا منہ چمکے خوشی سی ہو خوشی سے منہ پہ ناز ✤ چاند کو سورج بنا یئن خواجہ بندہ نواز
شہ جہان جا یئن کرین شہ کی ہو دوشہ گگچی ✤ جنکا چہرہ ہے مقدس جنکے گیسو ہین دراز

اس مقام سے کچھ فاصلہ پر ایک مسجد کپڑہ کی جسمین سوت کا تانہ

آسودہ ہین) بعد ملاحظہ سواری مبارک ٹہیک سات بجے داخل کمپ ہوی۔

۷۔ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۹ جنوری سنہ ۱۹۰۰ع روز سہ شنبہ

آج سواری مبارک کہین نہین گئی۔

۸۔ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۰ع روز چہار شنبہ

آج قریب شام سواری اعلیحضرت معہ صاحبزادہ عالی تبار ہواخوری کے لئے نکلی شام کے بعد داخل کمپ ہوی مصاحبین ہمراہ رکاب تہے۔

۹۔ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۱ جنوری سنہ ۱۹۰۰ع روز پنجشنبہ

آج سواری مبارک کہین نہین گئی۔

۱۰۔ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۰۰ع روز جمعہ

آج وقت صبح اعلیحضرت مع شاہزادہ والاتبار و دیگر مصاحبین گہوڑون پر سوار جانب شہر گلبرگہ روانہ ہوے۔ اکرام سرا کو ملاحظہ فرماکر جانب قلعہ شکستہ توجہ فرماکر قلعہ کو ملاحظہ فرمایا اندرون قلعہ اوس مسجد کو بہی ملاحظہ فرمایا جو شاہان بہمنیہ کی تیار کردہ تہی شکستہ حالت ہونے سے دو سال سے اوسکی مرمت ہورہی ہے (یہہ مسجد بالکل

اور مقابل بہت سے خیمہ قریب سے نصب تھے اور اسی کے
مقابل شاہزادہ ولیعہد کے تفریح کے لئے ٹینس کورٹ تیار کیا گیا تھا اور
اس بازو پر ٹٹیان لگائے گئے تھے گھوڑے کدوانے کے لئے اور ایک بڑے
شامیانہ کے نیچے گلبرگہ محبس کا تیار شدہ پارچہ رکھا ہوا تھا جو بعد ملاحظہ حضرت
اقدس سے اوسکو خرید فرمالیا جب ٹرین مقام مقررہ پر پہنچی اعلیحضرت اقدس
ڈبہ سے نیچے جلوہ افروز ہوے اور مصاحبین کے ساتھ بہت ہی خندہ روی
وکشادہ پیشانی سے ایک حصہ سے تک ٹہلتے رہے اور بیرون اسٹیشن
بگھیان سواری کے لئے تیار کھڑے تھے باین لحاظ اعلیحضرت سوار ہوں
اوس روز اور دوسرے روز تک حضرت سوار نہین ہوے ۔

۱۶ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۸ جنوری ۱۹۰۰ء روز دوشنبہ

آج شام کے وقت اعلیحضرت مع صاحبزادہ عالی تیار ہوا خوری
کے لئے سوار ہوے مصاحبین و صوبہ دار صاحب و اول تعلقدار صاحب
بھی ہمراہ رکاب تھے ۔ سواری مبارک اسٹیشن سے نکلتی ہی سیدہی
محبوب گلشن مین داخل ہوی بعد ملاحظہ باغ سواری مبارک جانب روضجات
ہفت گنبد روانہ ہوی ۔ (یہہ وہ روضے ہین جنمین فرمارو ایان خاندان بہمنی

تشریف فرما ہوئے اور یہان بھی وہی رسوم ادا ہوئے جو روضہ بزرگ مین ادا ہوئے تہے - بعد اس کے دوسرے تمامی مزارین بزرگون کی زیارت فرمائے - (روضہ بزرگ وہ ہے جسمین حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہ آرام فرماتے ہین - روضہ خرد وہ ہے جسمین حضرت شاہ قبول اللہ حسینی رحمۃ اللہ علیہ نبیرہ حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہ آسودہ ہین) بعد حصول شرف زیارات سواری مبارک مراجعت فرمائے کمپ ہوئی -

آج ہی کے صبح مین نواب افسر الدولہ بہادر دریافت شکار شیر مقام بہوسکہ تشریف لیگئے - مگر وہان کچھ سراغ شکار کا نہ لگنے سے واپس آکر اعلحضرت کی خدمت مین عرض کردئے - باین وجہہ اعلحضرت اسطرف توجہ نہین فرمائے -

۱۳ رمضان ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۴ جنوری ۱۹۰۶ء روز یکشنبہ

آج چار بجے اعلحضرت برآمد ہوئے اور شام کے چھے بجے تک شوٹنگ بنیک ہوتی رہی نواب افسر الدولہ بہادر ہمراہ تہے - بعد اتمام نشان اندازی اعلحضرت نے حکم فرمایا کہ کل صبح کو ارادہ شکار کو

اسپین کے شہر قرطبہ کے مسجد کے نمونہ پر تیار کیگئی ہے)

بعد ملاحظہ ان سب کے سواری مبارک جانب کمپ رجوع فرمائے۔

۱۱۔ رمضان ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۳ جنوری ۱۹۱۲ء روز شنبہ

آج شام کے وقت سواری مبارک معہ شاہزادہ عالی تبار دہستاف جانب درگاہ حضرت خواجہ سید محمد بندہ نواز گیسودراز قدس سرہٗ بغرض زیارت روانہ ہوی۔ سواری مبارک درگاہ پر پہنچتے ہی اعلحضرت اُترے اور باہر ہی کے دروازہ پر پیرون سے کفش علیحدہ فرمادئے (حالانکہ سارا زمانہ تا حوض جوتا پہنے ہوے آتے ہین یہان پر اعلحضرت کی راسخ الاعتقادی کو دیکھنا چاہیئے) اورنہایت ادب کے ساتھہ درگاہ شریف مین داخل ہوے۔ بعد حصول شرف زیارت سجادہ صاحب روضہ مبارک ایک قبضہ شمشیر اور تیر و کمان و یک عدد دستار بطور تبرک پیش کئے اعلحضرت بہت ہی خوشی کے ساتھہ ان تبرکات کو قبول فرمائے اور سجادہ صاحب موصوف چند اشرفیان بطور امام ضامن کے بازو پر دست راست کے باندہین یہان سے روضہ خردمین اعلحضرت

اور عثمان یار جنگ بہادر و ممتاز یار جنگ بہادر کو تین تین عدد قیمتی نکٹائی پین عطا فرمائے اور سات بجے شب کے قیامگاہ مین تشریف فرما ہوے۔

۱۴ رمضان ۱۳۱۳ھ مطابق ۱۶ جنوری ۱۸۹۶ء روز شنبہ

آج صبح کے سات بجے اعلیحضرت برآمد ہوئے شہزادہ بلند اقبال بہی ہمراہ ہوگئے۔ اسپورٹس گاہ مین تشریف فرما ہوے پہلے شوٹنگ شروع ہوی جسمین اول مرتبہ شیشے اوڑائے گئے بعد ازان کلیون کو درخت مین باندہکر اوسپر نشانہ لگے ولیعہد بہادر بہی نشانہ اندازی فرما رہے جسکی تصحیح اعلیحضرت خود فرماتے اور قواعد نشانہ اندازی کی تعلیم فرماتے تہے اور ساتہی اوسکے نشانہ صحیح کی تعریف فرماتے۔ گیارہ بجے تک شوٹنگ ہوا کی۔ بعدہ جلسہ برخاست ہوا۔

اعلیحضرت قیام گاہ کو تشریف فرما ہوے۔ پہر شام کے چار بجے اسپورٹس گاہ مین رونق افروز ہوے۔ پہلے ہی سے شاہزادہ والاتبار و نواب افسرالدولہ بہادر و نواب عثمان یار جنگ بہادر و نواب ممتاز یار جنگ بہادر ٹنیس کہیل رہے تہے۔

اعلیحضرت بہی اسمین شریک ہوگئے۔ حضور کی پرائکٹس

جانیکا ہے گھوڑے سواری کے لئے تیار رہیں ۔

۱۳ رمضان المبارک ۱۳۱۳ھ مطابق ۱۵ جنوری ۱۹۱۳ء روز دوشنبہ

حسب الحکم دیوڑہ صبح کے چار بجے سے ۱۳ گھوڑے تیار و حاضر کیگئے اور نواب افسر الدولہ بہادر فل ڈریس سے آراستہ ہوکر حاضر تھے سات بجے دن کے اعلحضرت برآمد ہوئے بجائے شکار کے اسپورٹس مین مشغول ہوگئے اسپورٹس مین حضرات ذیل شامل تھے ۔

نواب میجر افسر الدولہ بہادر   نواب عثمان یار جنگ بہادر

نواب ممتاز یار جنگ بہادر   شاہ مرزا بیگ صاحب

اور ٹٹیاں ابرک کے لگائی گئی تھیں جو بالکل ہی پانی کی سی معلوم دیتے تھیں جس سے پھاندنے کے وقت مرکب کو دھوکا ہوتا تھا ۔

گھوڑے پھندوانے میں اعلحضرت کی تعریف کسیطرح سے ہو نہیں سکتی ادنے سی یہ بات تھی کہ جب حضور پر نور بار کدواتے تھے گھوڑا بار سے ایک ہاتھ بلند ہوکے پھاندتا تھا جو اس فن میں اعلے درجہ کا کمال مانا جاتا ہے ۔

شام کے چار بجے اعلحضرت برآمد ہوئے ۔ نواب میجر افسر الدولہ بہادر

اونیس پلے پخت کا انتظام دشوار ہے ۔ یہہ گفتگو یہان ہو رہی تھی کہ اعلحضرت دوبارہ برآمد ہو کر داروغہ باورچیخانہ کو یاد فرما کر ارشاد فرمایا کہ کل تک اسقدر پخت کا انتظام نہو سکیگا پرسون کے روز کے لئے تیاری کیجائے داروغہ صاحب تحصیلدار صاحب پاس آئے اور حکم ثانی کو بھی کہدئے ۔ تحصیلدار صاحب اسقدر مہلت کافی جانکر اسیوقت سے تیاری آغاز کردی اور سامان مایحتاج کو درگاہ شریف مین روانہ کرنا شروع کردئے ۔ حاجی محمد اسمعیل صاحب تحصیلدار ایک لایق و کارگزار اور تجربہ کار آدمی ہین ۔

۱۶ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۸ جنوری ۱۹۰۰ء روز پنجشنبہ

صبح کے آٹھہ بجے اعلحضرت برآمد ہوئے ساتھی اس کے چانماری پر نشان اندازی شروع فرمائے بعد فراغت شاہزادہ والا تبار کے ڈبہ مین رونق بخش ہو کر دس منٹ قیام فرما کر قیامگاہ مین تشریف لیگئے ۔

شام کے پانچ بجے اعلحضرت برآمد ہوئے اسپ صبا رفتار پر سوار ہوگئے بہت دیر تک میخین اکہاڑنے کی ورزش مین مشغول رہے

بھی قابل تعریف تھی چھ بجے کھیل تمام ہوا۔ مصاحبین کے ڈیرونکو
ملاحظہ فرماتے ہوے سات بجے قیام گاہ مین رونق افروز ہوے اثنائے
گفتگو مین نواب لقمان الدولہ بہادر ڈاکٹر سے آب وہوا کی کیفیت دریافت
فرمائی ڈاکٹر صاحب نے عرض کیا آب وہوا یہان کی نہایت پاکیزہ و
لطیف ہے۔ اعلیحضرت نے ارشاد فرمایا فی الواقعی میرے طبیعت کو
بہت موافق آگئی ہے۔

۱۵ رمضان ۱۳۳۱ھ مطابق ۷ جنوری ۱۹۱۶ء روز چہارشنبہ

صبح کے آٹھ بجے اعلیحضرت برآمد ہوے اسوقت
شہزادہ والاتبار بہ سواری اسپ میخین اکھاڑنے کی ورزش فرمارہے
تھے۔ اعلیحضرت تھوڑا وقت اس ورزش کو ملاحظہ فرماتے رہے بعدہٗ
خاصے سواری کے گھوڑون کو ملاحظہ فرماکر قیام گاہ مین تشریف
لیگئے کچھ دیر بعد پھر برآمد ہوکر داروغہ باورچیخانہ کو یاد فرماکر حکم
دیئے کہ کل درگاہ شریف مین نیاز ہوگی سخت کا انتظام کیا جاے۔
داروغہ صاحب مذکور حکم سنکر تحصیلدار صاحب پاس آئے
اور حکم اقدس کو ظاہر کئے تحصیلدار صاحب نے کہا کہ کل تک

ہر ہر شخص کے روبرو بریانی سے بھری صحنک اور بریانی کا پیالہ اور مزعفر کی تشتری رکھی جاتی تھی اور اہتمام و انتظام مین تحصیلدار صاحب اور مولوی محمد حیدر صاحب اول تعلقدار اور فضل علی صاحب امین کوتوالی اور مولوی عنایت اللہ خان صاحب خانسامان مشغول تھے۔

۱۸ ماہ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۰ جنوری ۱۹۰۰ء روز شنبہ

آج دوسری نیاز ہوی وہی اُنیس سپلے کی پخت اور وہی کل کیطرح کہلانے کا انتظام تہا ساڑہے سات بجے شب کے حضور پرنور معہ شاہزادہ ولیعہد و اسٹاف درگاہ شریف مین تشریف فرماہوے چالیس منٹ تک قیام رہا فاتحہ سے فراغت حاصل فرماکر قریب نو بجے کے کمپ مین رونق افروز ہوے۔ بہ نسبت کل کے آج کہانے والے لوگ کثرت سے جمع تہے بایں سبب انتظام و اہتمام بہی بہت ہی درستگی سے کیا گیا تھا۔

۱۹ ماہ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۱ جنوری ۱۹۰۰ء روز یکشنبہ

حضور پرنور ارادہ فرمائے تہے کہ آج کچہریون کا معائنہ کرین مگر ریاستی کاروبار زیادہ ہونے سے ذری فرصت نہین ملی شب کے آٹھ بجے معہ شاہزادہ و الاتبار و اسٹاف درگاہ شریف مین تشریف فرماہوکر

قریب سات بجے کے قیام گاہ مین رونق بخش ہوے ۔

۱۷ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۰۰ء روز جمعہ

نیاز کا آج پہلا دن تھا شہر بہرمین خبر مشتہر ہوی کہ آج نیاز ہے اور اعلیٰحضرت کی سواری بہی درگاہ شریف مین بغرض شرکت نیاز آتی ہے بہ بنا اس کے پولس نے راستون پر اپنا پورا انتظام کردیا اور لوگ شوق دیدار مین راستون پر جمع ہونا شروع ہوے ۔

شام تک ہر دو طرف راستہ پر غول کے غول جمع ہوگئے تمامی دوکاندار اپنے اپنے دوکانون کو شیشہ آلات سے آراستہ کرکے روشنی کا انتظام کردئے ۔ سات بجے شب کے معلوم ہوا کہ اعلیٰحضرت تشریف فرما نہونگے اور نیاز شریف شروع کردیجائے ۔

لایق تحصیلدار صاحب نے فاتحہ دلواکر غربا و مساکین کو کہانا کہلانا شروع کردیئے اور عام اجازت دیدیگئی کہ جو چاہے آئین اور شریک نیاز ہووین اس نیاز مین انیس پلہ کا پخت تہا جسمین سولہ ۱۶ پلے کی بریانی اور تین پلہ کا مزعفر دسترخوان نہایت وسیع آراستگی کے ساتھہ دروازہ خرد کے چبوترہ پر چنا گیا تہا اور روشنی ماہی کے بتیون کی کیگئی تہی

آج بھی سواری مبارک کہین رونق افروز نہین ہوی۔

۲۴۔ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۰۰ء روز جمعہ

آج بہی سواری مبارک کہین رونق افروز نہین ہوی

۲۵۔ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۷ جنوری ۱۹۰۰ء روز شنبہ

نو بجے شب کے سواری مبارک روضہ بزرگ کو روانہ ہوی

بعد فاتحہ خوانی واپس آئے اور چار نیازون کی تیاری کے لئے حکم

اعلحضرت شرف صدور پایا جو مسلسل ہوا کرینگے۔

۲۶۔ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۸ جنوری ۱۹۰۰ء روز یکشنبہ

آج ایک نیاز شریف درگاہ بزرگ مین کیگیئ وہی سامان وہی

انتظام جو آگے ہوا تھا اب بھی ہوا

۲۷۔ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۹ جنوری ۱۹۰۰ء روز دوشنبہ

آج دوسری نیاز درگاہ شریف مین کیگئی۔

۲۸۔ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۰۰ء روز سہ شنبہ

آج صبح مین اعلحضرت کا حکم صادر ہوا کہ امرا اور رعایا و وکلا رکا

اڈریس لیا جائیگا اسپر نواب افسر الدولہ بہادر ایڈیکانگ نے صوبہ دار صاحب کو

بعد فاتحہ خوانی قریب ساڑھے نو بجے کے واپس ہوے۔

۲۰ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۰۰ع روز دوشنبہ

علے الصباح حکم اقدس صادر ہوا کہ آج کچہریون کا معائنہ ہوگا سواری کے بگھیان تیار رہین مگر آج بہی جانا ملتوی ہوگیا۔

کسی شخص کے تار دینے سے شولاپور سے دو ڈبہ پانی کے آگئے تہے مگر دریافت سے ثابت ہوا کہ کیمپ مین نہ ضرورت پانی کی تہی نہ طلب کیا گیا۔ اور آج بہی نیاز شریف کی سینت و پز درگاہ مین ہوی اور وہی انتظام و اہتمام سے کہلایا گیا۔

سہ پہر مین مولوی احمد حسین صاحب پرایوٹ سکرٹری کی یادہوی فوراً حاضر ہوکے باریاب ہوے۔ شام تک باریابی رہی شام کو اعلیحضرت معہ شاہزادہ والا تبار درگاہ شریف کو تشریف لیگئے بعد فاتحہ خوانی قریب نو بجے کے واپس تشریف لائے۔

۲۲ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۰۰ع روز چہارشنبہ

آج سواری کہین رونق افروز نہین ہوی۔

۲۳ رمضان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۰۰ع روز پنجشنبہ

کہ تم اس ترقی کو اپنے آئندہ کوششون کی مقدمۃ الجیش سمجھو گے اور
جہانتک ہوسکے رعایا کی صلاح و فلاح کے کامون مین اور زیادہ ترقی کرنے
اور کرانے کا کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کرو گے

ای مہاجنان و باشندگان صوبہ گلبرگہ شریف

مین تمہارے اڈریس کو بہی بہت خوشی کے ساتھ لیتا ہون
اور تمہارے حسن عقیدت کی بڑی قدر کرتا ہون مجھے اس کی سماعت سے
بہت اطمینان ہوا کہ تم میری گورنمنٹ کے قواعد و انتظام کو نہایت
سودمند سمجھتے ہو اور اس امن و آسایش سے اپنی اوقات بسر کرتے ہو۔

ای میرے ہونہار طلبائے گلبرگہ شریف

مجھے تمہارے اڈریس کے سننے سے بھی بڑی خوشی حاصل
ہوئی جیسا کہ تمنے بیان کیا ہے مجھے تمسے ایک خاص دلچسپی ہے
کیونکہ تمہاری اس عمر مین عمدہ تعلیم ہونے سے آئندہ کیلئے میری
ریاست کی بہبودی کی مجھے بہت بڑی امید ہے۔

ای میرے عزیز رعایا اور وفادار عہدہ دار

اس سال بارش کی کمی کو آثار ادہر اودہر راستہ مین دیکھکر

اطلاع دیدی - صاحب موصوف نے فوراً انتظام شروع کر دئے
اور وہ مقام جہان ایڈریس گزراننے کے لئے قرار دیا گیا ہے بہت کچھ
آراستہ کیا گیا تہا جس سے صوبہ دار صاحب کی خلوصیت اور عقیدتمندی کا
پورا پتہ ملتا تہا -

ٹہیک چار بجے رعایائے گلبرگہ و عہدہ داران و مہاجنان و
باشندگان سب جمع ہو چکے اور اڈریس کو بیش گاہ اعلحضرت مین گزرانے
اوسکے جواب مین حضور پرنور نے یون ارشاد فرمایا -

اسپیچ اعلحضرت
ای میرے کارگزار عہدہ داران صوبہ گلبرگہ شریف

مین نے تمہارا صداقت شعار اڈریس بہت دلچسپی کے ساتہہ
سنا - جن ترقیون کا تم نے ذکر کیا ہے مین انکے نمایان آثار چوطرف
یہان دیکہہ کے بہت خوش ہوا اور خدائتعالے کا شکریہ تہ دلسے ادا کرتا ہون
کہ اوسنے اپنے فضل و کرم سے میرے عہد حکومت مین میرے ریاست کے
اس حصہ کے رعایا کو اسقدر خوشحال فرمایا اور اس خوشحالی کے ذرایع
تم جیسے عہدہ داران راستباز کو گردانا مجھے تم سے قوی امید ہے

اور جسقدر عام آسایش کے ذرایع مہیا کئے جاسکتے ہین انکے بہم پہنچانے مین بعونہ تعالےٰ شانہ مجھسے اور میرے عہدہ دارون سے کوی کوتاہی ہرگز نہوگی ہم اپنے کوششون مین سرگرم رہینگے اوران کوششون مین کامیاب ہونے کے لئے خدا تعالےٰ کے فضل وکرم کے امیدوار ہین اور اسکے بزرگان دین سے مدد چاہتے ہین ۔ مجھے یقین کامل ہے کہ ہمارے کوششین کبھی بیکار نہ ہونگی ۔ کیونکہ تمہارے اس متبرک شہر مین ایسے بڑے ولی اللہ کا مزار مقدس ہے جنکی زندہ دلی ایک عالم مین مشہور ہے اور جن سے تائید غیبی کا ہر اعلےٰ وادنےٰ امیدوار ہے ۔

حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہ کبھی اپنے معتقدین کی خواہشات کو بر لانے اور انکی دعائے دلی کو بارگاہ ایزدی مین مقبول کرانے سے باز نہ رہینگے جیساکہ میرا مطلع ہے ۔

فیض گستر ہے خواجہ بندہ نواز
بندہ پرور ہے خواجہ بندہ نواز

شب مین روشنی کا انتظام قابل تعریف تھا وہ سارا مقام جہان پر اعلیحضرت نے اسپیچ فرمایا تھا بہت ہی آراستہ کیا گیا

سب مجھے بہت افسوس ہوا کہ غریب رعایا کو گرانی غلہ کی وجہ سے غالبًا
تکلیف ہوگی۔ مگر مین تمکو یقین دلاتا ہون کہ مین اور میری گورمنٹ
اسباب سے بے خبر نہین ہے اپنی روانگی کے قبل مین نے غریب
رعایا کو کام ملنے اور اونکے کام سے بالآخر ریاست کو عام نفع
حاصل ہونیکی غرض سے ذرایع آبپاشی کی تعمیر اور مرمت چوطرف
شروع ہونیکی اجازت دیدی ہے اور خاص خاص مقامون مین واقع
متفرق سڑکین وغیرہ بنانے کی تجاویز بھی منظور کئے ہین قلیل تنخواہ
ملازمین کو بھی اضافہ حتی الامکان بطور امداد دیا جاتا ہے۔ محفوظ جنگلون
اور میری خاص شکارگاہون مین بھی زراعت کرنے اور مویشی چرانے
کی اجازت بھی حتے الوسع دیگئی ہے اور تمام ایسے امدادی کامون
کے عام نگرانی کیلئے مسٹر ڈنلاپ جیسے تجربہ کار عہدہ دار متعین
کئے گئے ہین اور انشاء اللہ تعالے حیدرآباد دکن واپس گئے بعد
میری توجہ اس خاص کام کے طرف پوری طور سے مائل رہیگی
بہرحال مجھے قوی امید ہے کہ انسان سے
جسقدر بدہنگامی کی تکالیف رفع ہوسکتی ہین انکے رفع کرنے مین

اعلیحضرت کی تشریف آوری کی خبر جریدہ غیر معمولی مین شایع ہو چکی تہی - نواب مدار المہام سرکار عالی کا حکم تہا کہ جملہ معتمدین و افسران محکمجات وو فائنز وغیرہ پلیٹ فارم پر حاضر رہین - چنانچہ پلیٹ فارم پر وقت معینہ پر مجمع کثیر جمع ہوگیا -

ٹہیک چار بجے اعلیحضرت کی ٹرین پہنچی - نواب مدار المہام سرکار عالی بہادر ورصاحب رزیڈنٹ بہادر اور مہاراجہ پیشکار بہادر اور بہت سے امرا وعہدہ داران ریاست نہایت گرمجوشی سے آداب بجالائے - سلامی کی توپین سر ہوئین سارے شہر مین ہل چل پڑ گئی ہر طرف سے جوق جوق لوگ جوش مسرت سے دوڑ رہے تہے - پلیٹ فارم پر نہایت تزک و احتشام سے اعلیحضرت کے لئے اجلاس مہیا تہا جسپر رونق افروز ہوتے ہی رعایا کا اڈریس پڑہا گیا - نہایت خوشی سے اعلیحضرت نے جواب ارشاد فرمایا جو ذیل مین درج ہے -

اسپیچ اعلیحضرت

میری عزیز رعایا اور وفادار دوستو

میرے سفر سے خیر خوبی کے ساتہہ واپس آنیکے نسبت

گلزار ارقم پر مات کرتا تھا قریب ساڑے آٹھ بجے کے حضور پر نور
معہ شاہزادہ والاتبار روضہ بزرگ کو تشریف لیجا کر زیارت فرما کر بعد
فاتحہ خوانی رخصت ہوکر دس بجے رونق افروز کمپ ہوے اور ٹھیک
ساڑے تین بجے رات کے اسپیشل ٹرین گلبرکہ اسٹیشن سے جانب حیدرآباد
روانہ ہوی ساڑے پانچ بجے چیتا پور اسٹیشن پر پہونچا دس منٹ ٹھہر کر
راہی ہوا اسی اسٹیشن پر ایک شاگرد پیشہ اعلحضرت کا مسمی جہانگیر صاحب
حاجت ضروری کے لئے اوتر پڑا تہا۔ اس عرصہ مین اسپیشل مارچ
ہوگئی اور وہ شخص سوار ہونے نہ پایا۔ اتبک وہ گم ہے اوسکا پتہ
نہین ملا اور قریب دو بجے کے لنگم پلی پر اسپیشل پہونچا اور یہانسے ساڑھے تین کو
روانہ ہوا۔

۲۹ رمضان ۱۳۲۸ھ مطابق ۳۱ جنوری ۱۹۱۰ء روز شنبہ چہار شنبہ

تشریف آوری اعلحضرت حضور نظام الملک بہادر

در بلدہ حیدرآباد

للہ الحمد کہ ساکنان عالیے دار السلطنۃ کو جس روز دل افروز کا
انتظار تہا وہ روز آج کا ہے یعنے چار بجے شام کے بذریعہ اسپیشل ٹرین

کہ میرے سفر کا مآل کیا تھا - میری بڑی خواہش تہی کہ مین بطور خود
سلطنت برطانیہ کے ساتہہ اپنی سچی وفاداریکا اظہار نہ صرف عملاً
کرون بلکہ علانیہ تقریراً بہی ایسے مقام و موقع پر کرون کہ اسکی شہرت
دور دور تک ہونیکی وجہہ سے میری دوست گورنمنٹ کی تائید چو طرف
ہوتی رہی عالیجناب ملکہ معظمہ سلمہا اللہ تعالےٰ کے ساتہہ میرا موروثی اتحاد
جو ہمیشہ رہا (اور انشاء اللہ آئندہ بہی روز افزون رہیگا) اس کا اقتضا بہی تہا
جبکہ برطانیہ کو افریقہ مین اپنی رعایا کی حفاظت کے لئے شر و فساد مٹانا
ضرور ہے ایسے موقع مین جسقدر ہو سکے مین اپنے اقوال و افعال سے
سلطنت برطانیہ کو پوری کمک دینے پر آمادہ گی و مستعدی علانیہ ظاہر
کرون - سچا دوست وہی ہے جو وقت پر کام آئے - مین بہت خوش ہوا
کہ تم بہی اسکو اچہی طور سے پا گئے ہو اور اپنے اڈریس مین میری اسپیچ
کلکتہ کا ذکر کرکے تم نہایت صداقت شعاری کے ساتہہ بیان کیا ہے
کہ جس امداد کا مین نے وعدہ کیا تہا اسمین تم اپنا حصہ لینے کے لئے
بالکل تیار و آمادہ ہو - مجہے تمسے یہی امید تہی (اور ہے) کہ تم میرے
ساتہہ ہر امر مین شریک رہو گے - میرے مقصد کو اپنا مقصد

تمکو خوشیان مناتے ہوے دیکھکر میرے دل سے بے تحاشہ یہی
دعا نکلتی ہے کہ خدا تعالے اپنے فضل و کرم سے تمکو اسیطرح ہمیشہ
خوش دیکہنے کی خوشی مجھے عطا کرتا رہے اسموقع پر شاید تمکو اسبات کے
سننے سے بہی خوشی ہوگی کہ نواب وایسراے بہادر نے خاص طور سے
اور باشندگان کلکتہ نے عام طور سے میری خاطر و مدارات اور میری
آسایش و سیر کا کوی دقیقہ اٹہا نہ رکہا اور مین اس سیر و سیاحت سے
بہت مسرور و محظوظ ہوا - میرے سفر کلکتہ کے متعلق تمہارے ابتدائی
اضطراب و اندیشے نے مجھپر بخوبی ظاہر کیا کہ تمکو میرے ساتھہ کیسی کمال
درجہ کی محبت و عقیدت ہے کیونکہ یہ محبت کا خاصہ ہے کہ اپنے محبوب کی
نسبت ذری ذری بات بہی بہت بڑی سمجھی جاتی ہے اگرچہ تمہارا
اضطراب و اندیشہ تمہاری صداقت و وفاشعاری کو عملی طور سے
مجھے بخوبی جتاتا تہا - بازہم یہ اندیشہ تہا کوی صحیح نتہا اسکو دفع کرنے کیلئے
مین نے باغ عامہ مین اپنے سفر کا ذکر چہیڑکر تمکو اطمینان دلایا تہا
کہ یہ محض دعوت و مدارات و مروت و اخلاق کی بات تہی اب
تمہارے اڈریس سے واضح ہے کہ تم نے ٹہیک طور سے معلوم کرلیا ہے

کلکتہ وایسرائے کے دم سے ہی فیضیاب — رونق پذیر شہر ہے آباد گہر کے گہر
ہوتی ہے قدر کان جواہر سے کوہ کی — کچھ قدر بحر کی نہین جسمین نہون گہر
پہنچی نہین کسیکی محبت کسیکے ساتھہ — ہر ایک کی ہے دیدہ و دل پر مجہی نظر
ہوتی ہے ایک کی بہی دعا دل سے مستجاب — لاکہون دعائین جب ہون تو کیونکر نہو اثر
بعد خزان بہار کا آنا ضرور ہے — میری مراجعت سے نہ کیون خوش ہو بشر
آصف کی یہ دعا ہے رعیت میری رہے — خوشحال و خوش قماش و خوش اطوار خوش سیر

الحاصل پانچ بجے کے بعد اعلیٰحضرت فوہی شوکت کی سواری مبارک چلی۔ راہ مین دور ویہ آستہ امپیریل سروس کے سوار استادہ تہے لوگونکا بیحد ہجوم تہا۔ پولس کا انتظام نہایت عمدہ رہا۔ ریلوی اسٹیشن سے چومحلہ تک کئی عظیم الشان کمانین طرح طرح کے آرائش رنگا رنگ کے جہنڈیان پہریرے لہنے جلوہ گر تہے۔ اکثر کمانون وغیرہ کے پاس نوبت اور شادیانے بج رہے تہے (ہمنے ہر ایک کمان کا فوٹو اور صاحب کمان کے فوٹوکے ساتھہ لیاہے اور اس تاریخ مین اون فوٹو ن کو درج کیاہے جسکے ملاحظہ سے ہر ایک کا حال ظاہر ہو جاویگا اور اون عقیدتمندون کا جنہون نے اپنے اپنے مکان آراستہ کیا تہا)

سمجھوگے اور میری خوشی کو اپنی خوشی - مین تمہاری اسبات کی
بڑی قدر کرتا ہون اور تمکو یقین دلاتا ہون کہ جیسے وفاداانہ خیالات
تم میری نسبت رکہتے ہو ویسی ہی محبتانہ خیالات مجھے تمہارے نسبت ہین
اور ہمیشہ رہین گے - تمہاری آسایش وعام بہبودی اور ہر حالمین تمہاری
خوشی مجھے ہمیشہ بدل منظور رہیگی -

قطعہ آصف

ای میرے خیرخواہ رعایاے جان نثار
مجھکو ہوا انہین بہی مبارک ہو یہ سفر

مین خوش ہوا اور ایک زمانیکو ہے خوشی
دعوت جو والیسراے لی کی میری خوب تر

مین کیا کہون کہ کیسی مدارات میری کی
اعزاز و آبرو کا کیا پاس کس قدر

دعوتین رات کے تہی ہزارون ہی خاص لوگ
ہر سال سی زیادہ یہہ جلسہ تہا رونق پر

جو لطف والیسراے سے ملکر مجھے ہوا
اُس کیفیت کے لکہنی کو زیبا ہے حرف زر

مجھکو رہینگی یادیہہ مہمان نوازیان
کب ایسا میزبان ہو فراموش عمر بہر

جا جاکے سیر کا ہو کئی مین نے جو سیر کی
میرے گمان سے لطف ملا مجھکو بیشتر

بنگال و بمبئی کے گورنر بہی تہے وہان
اسکے علاوہ دونون ہین خوش خلق نامور

جیسا ہون دوست دولت برطانیہ کا مین
میری زبان سی میری قلم سی ہی مشتہر

اسطرح کی دہوم دہام اورچہل پہل اور عام خوشی کی مجموعی حالت کبھی دیکھی نہین گئی اور نہ ہم سنے۔ فی الحقیقت یہ دلیل اعلحضرت کی کمال ہردلعزیزی اور رعایا پروری کی ہے جو آپکے تشریف آوری کی تقریب مین عموماً اسقدر خوشی منائی گئی غور و فکر کیا جائے تو بہت ہی کم پادشاہ دنیا مین ایسے ہونگے جنکو ہردلعزیزی کا شرف یہ شرف حاصل ہو۔

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدای بخشندہ

غرض ہر طرف بعید خوشی کے آثار و سامان نمایان تہے سواری ہمایون کے ساتھ نیٹو اور یورو پین افسران افواج باقاعدہ کا اسکاٹ تھا جس سے سواری کی شان وشوکت وعظمت دوبالا ہوی جاتی تھی اسی ٹہاٹ سے سواری مبارک خوشیون کے نعرے خیر مقدم اور مبارک سلامت کی صدائین سنتی ہوی ہر ایک کمان سے گزری جہان اکثر مختلف طورون سے پہول سواری مبارک پر نچھاور ہوتے تہے اس کے علاوہ سارے شہر مین ہر طرف کمانین آراستہ تہین شب مین جگہہ جگہہ بکثرت روشنی تہی جس سے سارا شہر بقعہ نور معلوم ہوتا تہا ۔ لوگونکا ہجوم سواریون اور بگھیون کی ایسی کثرت تہی رہرو بمشکل راہ طے کر سکتے تہے شانون سے شانے چھل جاتے تہے ۔

عالیجناب نواب اکبر الملک بہادر کوتوال بلدہ محاذی چارمینار ایک بنگلہ پر تشریف فرماتہے جسکے سبب خاصکر پولس کا انتظام نہایت سرگرمی سے عمدہ ہو رہا تہا ۔ غرض گھر گھر خوشیان منائی جاتی تہین ہر جگہہ ٹہاٹ ہی ٹہاٹ تہا ۔ اکثر کہن سال لوگون کا مقولہ ہے کہ

راجہ ببیسر گیر بہادر
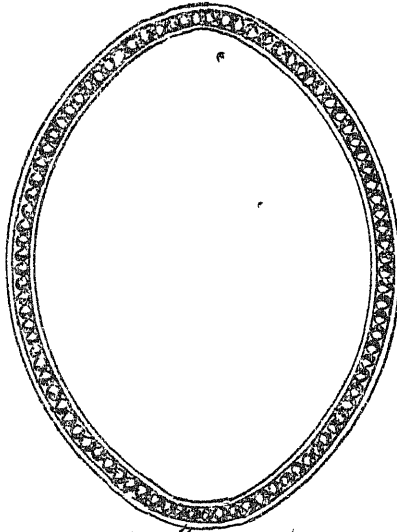
اس کمان کے بانی راجہ بہادر موصوف ہین -

مقام کمان کروڑگیری اور اسٹیشن حیدر آباد کے راستون کے ملاپ پر جہان پولس کا ناکہ ہے -

ساخت کمان کی قابل تعریف جو ابرک پر بہت ہی نزاکت سے مینا کاری کی ہوی اور بازو پر نقار خانہ بنایا گیا تہا - حضور پر نور کی سواری مبارک رونق بخش ہوتی ہی تہی راجہ صاحب معہ ملازمین گلون کا مینہ برسانے لگے تہے کہ کمان شق ہوکر پہول برسنے لگے جس پر حضور پر نور بے حد مسرور ہوے
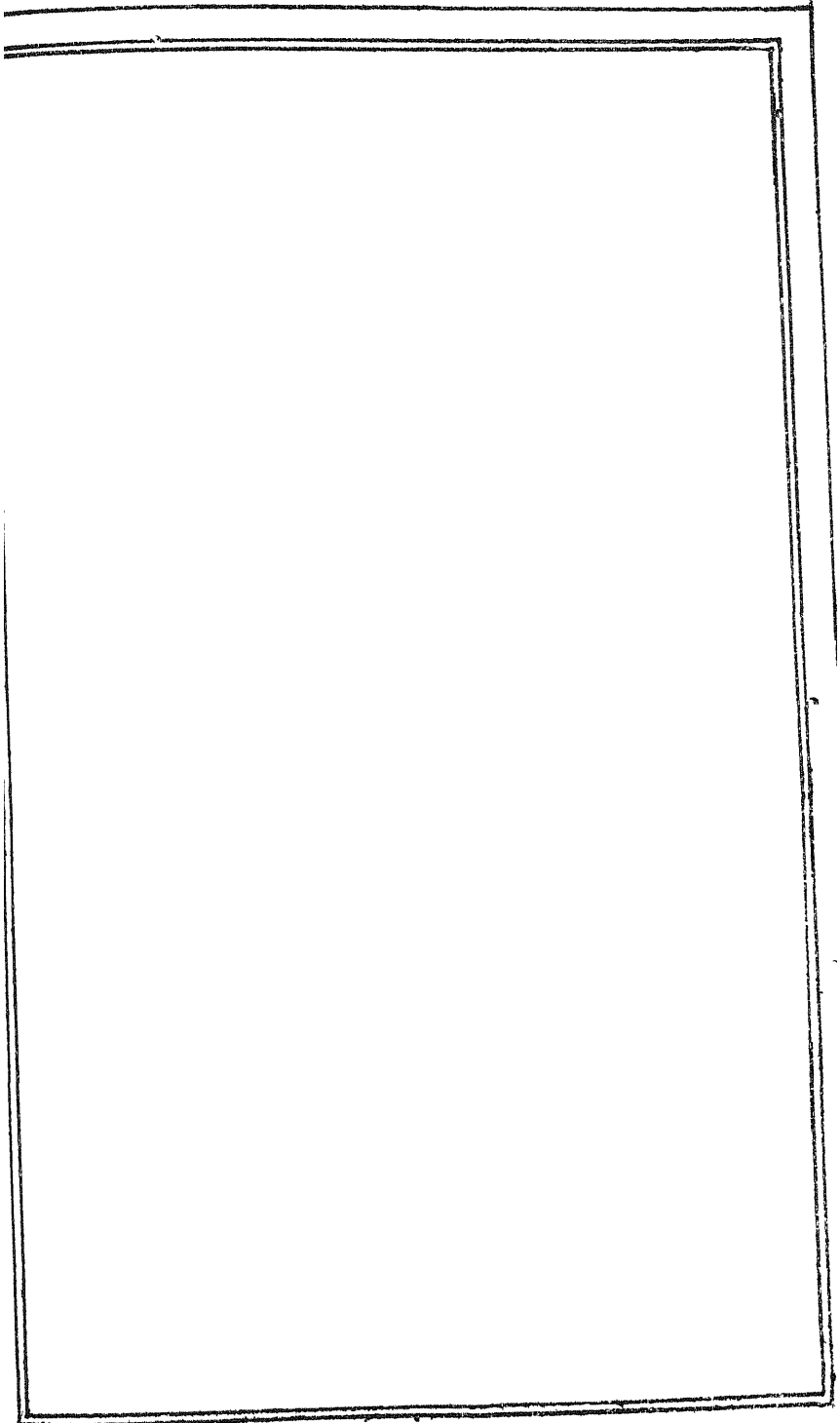
مجلس صفائی چادر گھاٹ

بانی اس کمان کے اہالیان مجلس صفائی چادر گھاٹ
باہتمام مولوی محمد ہاشم صاحب بلگرامی -

مقام - اسٹیشن سے جو راستہ ایبڈ انڈ کو طرف جاتا ہے
ساخت بہت ہی عمدہ تھی اس کمان کی آراستگی دو مرتبہ ہوی -

جب سواری مبارک کے آنے مین تعویق ہوی اور رنگ
جو کمان پر کیا گیا تھا متغیر ہوگیا تو دوسرے مرتبہ کمال حسن کے ساتھ
آراستہ کیگئی جس سے مہتمم صاحب کی روشن دماغی کا پورا ثبوت
ملتا تھا -

شب مین روشنی کا اچھا اہتمام و انتظام تھا ہزارہا گلاس دو طرفہ
سڑک پر روشن تھے -

سواری مبارک پہلی کمان سے گزر کر اس کمان کو رونق
بخشتی ہوی آگے روان ہوی -

ساتھہ ہی اسکے بالای نقار خانہ سے نقارچی مبارکبادینی لگا اور مراجعت فرمائی کی نغمہ سنجی شروع کردی اور شب مین روشنی بے حد نہایت ہی انتظام کیساتھہ کیگئی تھی اور سن لیٹ لمپ کمانین آویزان روشن تھے روشنی بہت ہی خوشنما تھی جسپر ہر ایک تعریف کر رہا تھا۔ اس روشنی کے چمک مین وہ مینا کاری عجب لطف دے رہی تھی۔ راجہ صاحب موصوف ایک نوجوان لایق و مہذب ساہوکار قوم گوسائین سے ہین حسن ظاہری کے سوا اخلاق حسنہ سے مجسم دریادل باذل اکثر اعلیحضرت ظل سبحانی کے جشن ہائے مسرت مین کمال عقیدت سے شریک رہتے اور اس قسم کے سوسائیٹون مین سکرٹری کے عہدہ سے معزز و ممتاز ہوتے رہے ہین۔ خدام اعلیحضرت کے ساتھہ دلی عقیدت سے اسی بناء پر خطاب سے راجہ بہادر کے سرفراز و ممتاز ہوے۔

پنجبت اور کمانون کے اس کمان کو اسبات کا فخر حاصل ہوا کہ سواری مبارک اعلیحضرت کی اسٹیشن سے روان ہوتے ہی پہلے اس کمان کو شرف بخشتی ہوی آگے روان ہوی۔

گتہ دار مذکور ایک مشہور خاندان سے ہین فن انجنیری آپکا موروثی پیشہ ہے
آپ کے آبا و اجداد بہت بڑے بڑے نمایان کام کئے ہین چنانچہ سرنگ پٹن
کا قلعہ مستحکم و حصن حصین مضبوط آپ ہی کے دادا کے اہتمام سے تیار ہوا
تھا اور بہت سے نامی گرامی عمارات راجہ صاحب سرنگ پٹن کے آپ اور آپ ہی
کے باپ نے تیار کیا ہے اور یہہ گتہ دار صاحب اس ملک حیدر آباد مین بہی
بہت ہی عمدہ عمدہ کام کئے ہین۔ اور اس کارروائی کے سرٹیفکٹ اعلے
عہدہ دارون کے ان کے پاس موجود ہین۔ جس کے ملاحظہ سے لیاقت
و کارگزاری کا حال ظاہر ہوتا ہے۔

جب سواری مبارک دوسری کمان سے گزر کر اس کمان کو
عزت بخشی اور زیر کمان آن پہونچی تو گتہ دار مذکور نے معہ اطفال خود
سواری مبارک پر طرح طرح کے اور رنگ برنگ کے پہول نچہاور کرنے لگے
اور چہوٹے چہوٹے اطفال گتہ دار کے نعرہ ہائے خوشی بلند کئے۔

اس جان نثاری و کمال عقیدت مندی پر اعلحضرت محبت آمیز
نظرون سے ان کو ملاحظہ فرما رہے تہے۔

سب کمانون مین اس کمان کو رنگ آصفی ہونیکا فخر حاصل ہوا
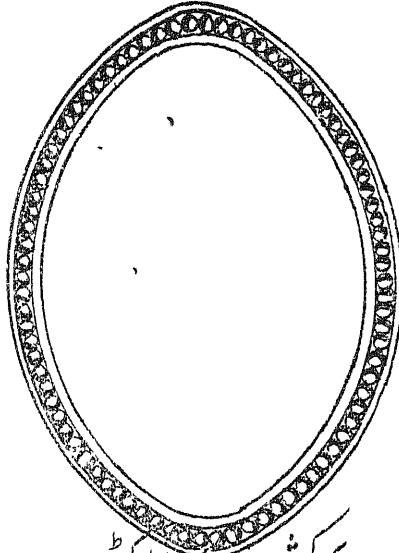
مسٹر کشن راؤ جھنڈا اکر

بانی اس کمانکے راؤ صاحب موصوف ہین -

مقام اسٹیشن سے چوراستہ ابیڈ لنڈ کو کی شاپ سے جاتا ہے جہان لڑلی گی انڈلو کی بنیاد
ساخت نہایت خوب دلپسند اپنی آپہی نظیر تہی رنگو ن ساگوانی چوبینہ
سے پختہ جسپر پارچہ منڈہا ہوا آصفی رنگ (زرد) پہیر اگیا اور مینا کاری نہایت عمدہ کی
گئی تہی دیکھنے والے کمخاب منڈہے جانیکا گمان کرتے تھے -

شب مین ہزارہا گلاس روشن تہے اور آتش بازی بہی چہوٹتی تہی
لطف یہہ تہا کہ کمان کا رنگ زرد اور روشنی بہی زرد اور آتش بازی بہی
زرد سب زرد ہی زرد کا سما بندہا تہا -
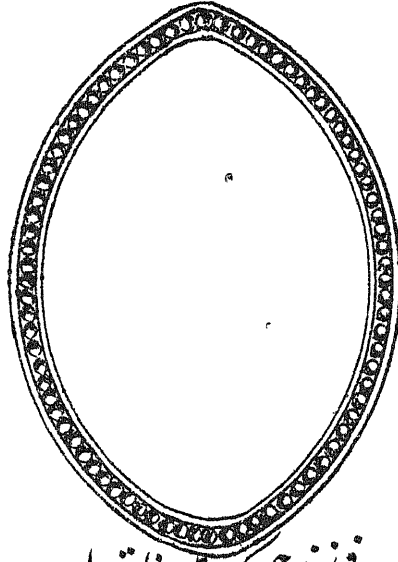
فرزند چی کوٹی ویرنا تعہدار

اس کمان کے بانی تعہد دار مذکور ہین۔

مقام بنگال بنک کے سیدہے بازو دکن سپودہ پریس کے روبرو سڑک پر۔

ساخت اس کمان کی نہایت ہی عمدہ اور قابل تعریف پختہ چوبینہ بنائی گئی تہی۔ جس پر کپڑا منڈہا ہوا تہا رنگ برنگ کے بیل بوٹون سے آراستہ طرح طرح کے نقاشی سے پیراستہ کمان کے بازو پر کچھ فاصلہ سے نقار خانہ بنایا گیا تہا۔

اس کمان کے درمیان دو مورتین پری تمثالون کے

مرزا اثابت علیخان بہادر

اس کمان کے بانی بہادر موصوف ہین۔

مقام ایبیڑ انڈ کمپنی کے روبرو سڑک پر۔

ساخت اس کمان کی معمولی طور پر تہی کوی بات اسمین قابل تعریف نہ تہی۔

شب مین روشنی کا اہتمام بالکل بے ڈہنگا تہا۔ جو بر وقت روشنی کے ایک بہت بڑا حصہ کمان کا بے احتیاطی ہونیکی سبب سے جل گیا۔

بہادر ممدوح شہر کے قدیم تاجرون سے ہین جن کے نامی نام سے ہر ایک فرد واقف ہے بہادر ممدوح اپنی کمان کا فوٹو اس مبارک سفرنامہ مین رکہنے کے لئے اجازت نہین دئے۔

سواری مبارک تیسری کمان سے گزر کر اس کمان پہ سے روانہ ہوی۔
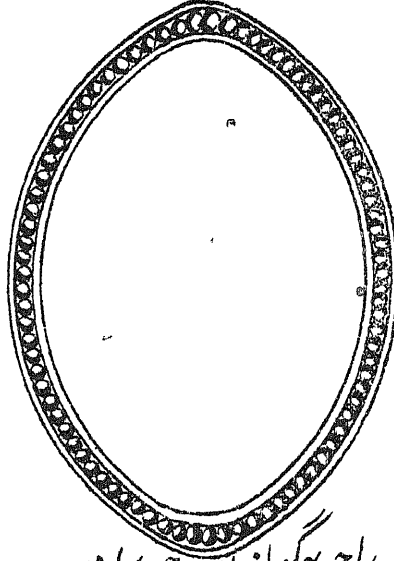
راجہ بھگوانداس جی بہادر

اس کمان کے بانی راجہ صاحب موصوف ہین -

مقام بنک آف بنگال کے بائین بازو رزیڈنسی روڈ پر -

ساخت اس کمان کی بہت ہی نفیس نیچرل وضع پر پارچہ سے منڈھی ہوی اقسام اقسام کی نقاشی سے منقش مصنوعی ولایتی پہولون سے آراستہ -

شب مین روشنی کا بہت اچھا انتظام تہا صدہا گلاس کی روشنی کیگئی تہی - سن لیٹ لمپ آویزان و روشن -

راجہ صاحب موصوف حیدرآباد کے قدیم ساہوکارون سے

آویزان اور اون کے بالوں مین بیضہ نما گیند تہا۔

جب سواری مبارک زیر کمان پہنچی فوراً اون مور لوگون نے گیند توڑ کر بے حساب گل پاشی سواری مبارک پر کئے جسپر اعلیحضرت نے بے حد تبسم فرمایا۔

شب مین روشنی کا بہت اچہا اہتمام تہا کئی ہزار گلاس کی روشنی کیگئی تہی وسن لیٹ لمپ کمان مین آویزان ور وشن تہے

تہیدار مذکور ایک سنجیدہ لایق آدمی ہین۔ فیاضی سے بہی مشہور حضور پر نور کے جان نثار و نمین انکا نام بہی شریک خیر خواہی مین ثابت قدم۔

جملہ کمانون سے اس کمان کو اس نو ایجادی پر یون فخر حاصل تہا۔

سواری مبارک چوتہی کمان سے گزر کر اس کمان کو عزت بخشتی ہوی آگے روانہ ہوی۔

درمیان کمان ساتوین وچھٹی کے دو کارخانہ واقع ہین

ایک مطبع مشیر دکن کا دوسرا دفتر اخبار شوکت الاسلام

مطبع مشیر دکن

سامان مسرت ورود اعلیحضرت سے معرا — نہ دن کو

کوی آراستگی تہی نہ شب کو کچھ بہی روشنی کا اہتمام —

ہان ایک دعائیہ قطعہ بالاے دوکان آویزان تہا —

دفتر اخبار شوکت الاسلام —

لایق اڈیٹر صاحب نے اپنی قدرت سے زیادہ دفتر کے

مکان کو آراستہ کیا تہا —

روبرو کارخانہ کے تین کمان چوبی اوسپر رنگ

کیا ہوا تہا تیار کرکے نصب کئے تہے اور شب کو روشنی کا بہی

اچہا اہتمام تہا —

جسکے دیکہنے سے کمال مسرت ظاہر ہوتی تہی —

ہین - ڈیوڑہی مبارک پر اکثر انکی باریابی ہوتی ہے - ہمیشہ زیورات
طلائی وجواہرات وظروف نقرہ وی وغیرہ کی فرمایش انہین پر
صادر ہوتی ہے - بکمال دیانت و امانت اون احکام کی تعمیل
بجالاتے ہین - انہین باعث سے حضوری عدالت سے مستثنے
اورخطاب سے راجہ بہادر کے سرفراز ہوے - اندلون واسطے
زیارات معابد خود شان روانہ ہوے ہین آٹہہ ماہ کے بعد واپس آئینگے
وقت فیوز سواری مبارک راجہ صاحب معہ اپنے فرزند و ابنہ تہے
کمان پاس حاضر کہڑے تہے بمجرد پہچنے سواری مبارک کے
فرزندان راجہ صاحب خوشی کے نعرے بلند کئے اور پہولون کو
اسقدر کثرت سے نچہاور کئے کہ بگی اعلیحضرت کی بہر گئی اس بے تحاشا
خوشی سے نعرون پر اعلیحضرت بہی مسکرا دیئے -

گلپاشی مین سب کمانون سے اس کمان کو فخر حاصل ہوا -

پانچوین کمان سے سواری مبارک گذر کر اس کمان کو
عزت بخشی ہوی آگے روانہ ہوی -
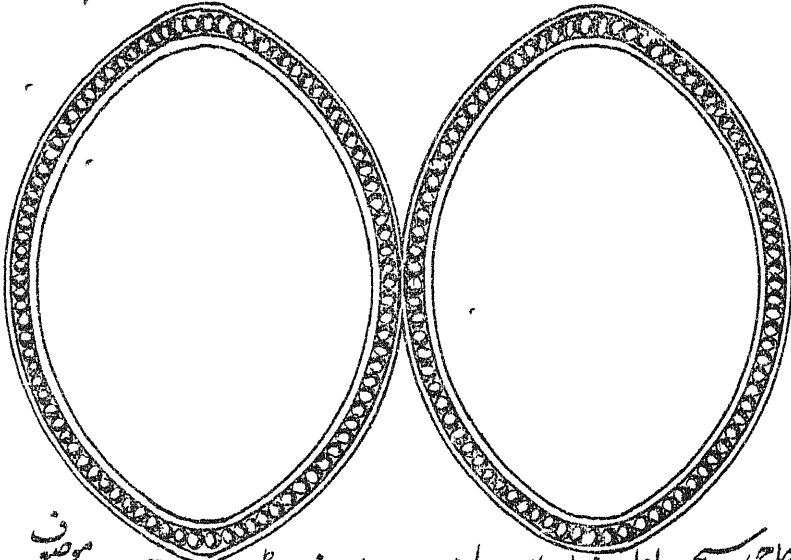
حاجی سیجن لعل خان بہادر   یوسف سیٹھ فرزند حاجی صاحب موصوف

اس کمان کے بانی حاجی صاحب موصوف ہین۔ یوسف سیٹھ صاحب
فرزند حاجی صاحب موصوف نے اپنے اہتمام سے اس کمان کو نہایت
عمدگی سے تیار کروایا تہا ۔

مقام ۔ افضل گنج کا راستہ طے کرنے پر دو راہا ملتا ہے ۔
ایک راہ بطرف ترب بازار دوسرا بجانب چہاونی رزیڈنسی ۔ اسی راہ کے سرے پر
یہہ کمان تیار کیگئی تہی ۔

ساخت اس کمان کی نہایت عمدہ تہی ڈاک اور میناکاری
کی گئی تہی ۔ شب مین روشنی بے حد تہی کسی کمان پر اسقدر روشنی

راجہ گیان گیر نرسنگ گیر بہادر

اس کمان کے بانی راجہ صاحب موصوف ہین -

مقام پتلیون کی باولی کے محاذی

ساخت معمولی طور پر تھی کوئی عمدہ کام لایق تعریف تہا - کمان پر سرخ کپڑا منڈہا ہوا جسپر ابرک کے پہول نصب تہے درازی مدت سے بالکل بے رونق ہو گئی تہی -

شب مین روشنی کا بہی بالکل اہتمام تہا معمولی آٹہہ دس چراغ روشن تہے -

راجہ صاحب موصوف نے اس سفرنامہ مبارک مین اپنی کمان کا فوٹو رکہنے کے لئے اجازت نہین دی -

سواری مبارک چہٹی کمان سے گزرتی ہوی اس کمان سے روانہ ہوی

محکمہ آبکاری

اس محکمے کے دروازہ پر ایک کمان معمولی پارچہ سے منڈہی ہوی تہی نصب تہی جسکو مولوی میر انصر علیصاحب تعلقدار نے تیار کروایا تہا -

چنبل نا گیا ساکن میدک گلشن آباد

اس کمان کے بانی ساہو مذکور ہین -

مقام انہانے سڑک افضل گنج قریب آڑا بازار -

ساخت اس کمان کی نہایت عمدہ تہی پارچہ منڈہا ہوا اوسپر طرح طرح کی
رنگ آمیزی عجیب لطف دیرہی تہی بازوے کمان ایک نشست گاہ
بنا ہوا تہا جسمین ساہو مذکور معہ اپنے متعلقات بیٹہے ہوے حضور پر نور
کی تشریف آوری پر خوشیان منارہے تہے شب مین روشنی کا معمولی انتظام تہا
ساہو مذکور قدیم سے میدک کے رہنیوالے وہان کے ساہوونمین مشہور و معروف
قریب ہی مین وارد بلدہ ہوکے سکونت اختیار کئے ہین -
سواری مبارک آٹہوین کمان سے گزر کر اس کمان کو عزت بخشتی ہوی آگے روانہ ہوی
اسی سڑک افضل گنج پر ایک قلعی گر اپنی دوکانکو قلعی کے ظروف سے
آراستہ کیا تہا - روشنی مین خوب لطف دکہائی دیتا تہا -
اور ایک میوہ فروش بہی اپنی دوکان کو آراستہ کرکے ایک قندیل میوہ کی تیار
کرکے آویزان اور روشن کیا تہا جس سے اوسکی صنعت اور ہنرمندیکا اظہار ہوتا تہا

نہین گینگئی ساری کمان سن لیٹ لمپیون سے سجائی گئی تہی۔

حاجی صاحب موصوف کا حال لکہنے کی ضرورت نہین۔ از ہند و دکن تا عرب اونکا نام مشہور۔ خیر خواہی ہمدردی وسخاوت و دریا دلی مثل ڈنکہ کی چوٹ کے ظاہر کون ایسا ہے جو حاجی صاحب کے نام گرامی سے واقف نہین اونہون نے قحط سالی مین ہمدردی کے لحاظ سے جو غربائے دکن کی جان بچائی ہے اوس سے ہر ایک شخص واقف و آگاہ۔ کوئی گہر اور کوی مسجد و معبد ایسا نہین کہ جسمین اونکے لئے دعائے خیر نکیجاتی ہو صدہا مردم اونکے چشمہ فیض سے کیا ہند و کیا مسلمان سیراب ہوتے ہین بنظر ان فیاضیون کے سرکار گورنمنٹ انگریزی نے خان بہادر کے خطاب سے مفتخر کیا۔ غربائے دکن نے اونکو سخی لعل کے خطاب سے معزز کیا ہے۔ جان نثار اعلیحضرت ہر جشن مسرت مین اول انہون نے حصہ لیا ہے اور بدل شریک ہوا کرتے ہین۔

ساتوین کمان سے سواری مبارک گزر کر اس کمان کو عزت بخشتی ہوی سڑک افضل گنج پر روانہ ہوی۔

مکان سے تا سڑک کلان افضل گنج دو طرفہ چوبی کمانین باندہکر اوسپر جہنڈیان لگائے گئے تہے اور چراغون کے گلاس آویزان ۔

شب مین روشنی کا بے حد انتظام تہا صدہا گلاس روشن تہے مکان تو بقعہ نور بنگیا تہا ۔

وکیل صاحب موصوف مدت درازسے وکالت کرتے ہین نہایت درجہ کے خلیق با مروت راست گو اور کمال دیانت سے کارہاے مفوضہ کو انجام دیتے ہین اسی باعث سے امراے عظام وساہوان نامدار آپ کو نگاہ عزت سے دیکھتے ہین ۔ اور نواب سر آسمانجاہ مغفور نے اپنے پاس نوکر بھی رکھا تہا ۔

بانی جشن سالگرہ اعلیحضرت ظل سبحانی کے آپ ہی ہین جب آپ جشن ترتیب دیتے تہے کوی اسوقت جشن مبارک کو نہین کرتا تہا بعد اسکے یہہ مبارک طریقہ عام ہوگیا ۔ چنانچہ اکثر اڈیٹران اخبار آپ کو مبارک باد دیچکے ہین کہ آپنے اس مبارک رسم کی بنا ڈالی ۔
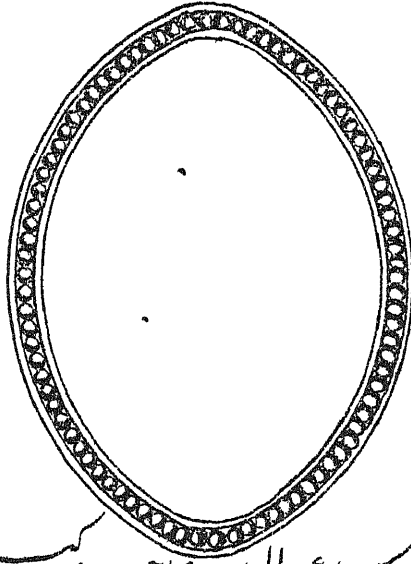
مولوی سید عبد الرب صاحب وکیل

یہہ صاحب کا مکان افضل گنج کی اُس بڑی سڑک سے سو گز کے فاصلہ
پر واقع ہے جو مسجد کے بازو سے نکلتی ہے اور اس بڑے سڑک
پرسے آپکا مکان اچھی طرح دکھائی دیتا ہے مکان پختہ دو منزلہ ہے ہر دو
منزل کو انہون نے خوب ہی آراستہ کیا تہا - لنتر ہانڈی و
درخت ہائے بلوری قرینہ سے آویزان تہے اور تصاویر اسقدر
نصب تہے گویا مرقعہ بنگیا تہا - سطح مکان پر رنگ برنگ کے
جہنڈیان بہت ہی قرینہ سے اُڑ رہے تہے اور پیشانی
مکان پر تختیان آویزان جسمین اشعار تاریخی لکہے تہے -

پل افضل گنج و دروازہ افضل گنج

پل کے ہر دو طرف دیواروں پر منجانب صفائی بلدہ قرینہ سے پہولوں کے کونڈے رکہے گئے تہے اور کاغذی پہولوں کی بیل پیچیدہ تہی شب کو روشنی کا اچہا اہتمام تھا اور منجانب صفائی بلدہ و بیرون بلدہ دروازہ افضل گنج پر رنگا رنگ کے جہنڈیان نصب اور پہریرے اڑ رہے تھے۔

دروازہ کے بازو دو نقارخانہ بہت ہی خوبصورتی کیسیاتہہ باندہکر نہایت ہی عمدگی کے ساتہہ آراستہ کئے گئے تہے۔

دیکہنے سے شادی کے گہر کا دروازہ معلوم دیتا تہا نیچے ہر دو بازو دروازہ کے دو کمان سرخ کپڑے سے منڈہے ہوے اوسکے اندر اشعار تاریخی نصب تہے اور شب مین دروازہ پر روشنی کا اچہا انتظام تہا جس سے اہالیان صفائی کا پورا اخلاص ظاہر ہوتا تہا۔

سواری پل اور دروازہ سے گزرکر اندرون شہر داخل ہوی۔

ایچ اسمٰعیل جی صاحب تعہد دار

اس کمان کے بانی تعہد دار مذکور ہین -

مقام محاذی شفاخانہ افضل گنج - شاہراہ پر -

ساخت اس کمان کی نہایت ہی نفیس اور عمدہ جو ابرک کے تختون پر
مینا کاری کیگئی تہی جس سے کمان پر تاش کا گمان ہوتا تہا - مسجد
افضل گنج سے تا پل افضل گنج دو طرفہ راستون پر نلون کی کمانین بہت ہی
خوبصورتی و درستگی سے باندہے تہے - اور اوپر کاغذی بیل رنگ
برنگ کی پیچیدہ اور اون کے درمیان ہزارہا گلاس آویزان - اور بڑی کمانون پر
متعدد وسن لیٹ لمپ آویزان روشنی کا بہت اچہا انتظام تہا - کثرت سے روشنی
کیگئی تہی جب سواری مبارک اس کمان کو رونق بخشی اوسوقت تعہد دار صاحب مذکور
معہ اپنے عملے کے صف بستہ ہو کر آداب بجا لانیکا شرف حاصل کئے تعہد دار صاحب
ایک شریف خاندان سے ہین بہت ہی نیک نفس اکثر کار ہاے فولادی
و نل ہاے آب رسانی کا تعہدہ لیا کرتے ہین مشن کا کام آپ پاس ہوا کرتا ہے
سواری مبارک نوین کمان سے گزرتی ہوی اس کمان کو عزت بخشتی ہوی آگے روانہ ہوگئی

ساخت اس کمان کی نہایت عمدہ تھی چوبینہ رنگوئی سے
پختہ بنی تہی جسپر پارچہ منڈہا ہوا آصفی رنگ اوسپر پہیر اگیا تہا مصنوعی
طرح طرح کے پہلون سے آراستہ دیکہنے سے یہہ تمیز نہین ہوتا تہا
کہ کمان اصلی ہے یا مصنوعی - دو نو بازو پر دو توپ رکہے گئے تہے
اور یہین دو توپ خانہ کے جو انونکا پہرا دیکہنے والون کو صاف معلوم دیتا تہا
کہ یہہ کمان جمعیت کے علاقہ کی ہے - شب مین روشنی کا پورا اہتمام تہا
ہزارہا گلاس روشن تہے - اور سن لیٹ لمپ وسط کمان مین آویزان
و روشن -

سواری مبارک پہنچتے ہی گارڈ متعینہ نے سلامی اوتارا
اور سواری مبارک اس کمان سے گزر کر سیدہی حویلی قدیم کو
روانہ ہوکر عرصہ پندرہ منٹ مین پہر واپس ہوگئے بارہ دو
اس کمان کو عزت بخشتی ہوی جو محلہ مبارک کو روانہ ہوی -
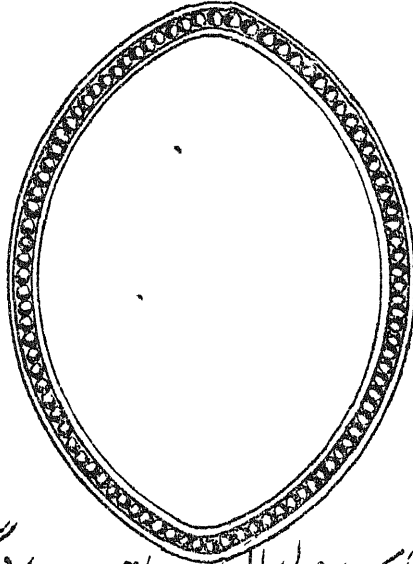
مولوی سید ولی الدین صاحب مددگار
اس کے بانی مولوی مرزا غلام مصطفی بیگ صاحب ناظم
نظم جمعیت ہین -
مقام روبرو مسجد ٹیپو خان اوس راہ کے سرے پر جو چہتہ سے
حویلی قدیم کو جاتی ہے -
اس کمان کی تیاری بہ اہتمام ونگرانی مولوی سید ولی الدین صاحب
مددگار ناظم موصوف کے ہوی - مددگار صاحب موصوف ملکی آدمی
شریف الخاندان خلق و مروت سے مجسم ہر دلعزیز عملہ ماتحت آپ کا
مداح وشکر گزار لیاقت وکارگزاری مین مشہور آفاق -

محمد اکبر غلام حسین ساکن امرتسر تاجر سامان پشمینہ کاشمیر و امرت سر
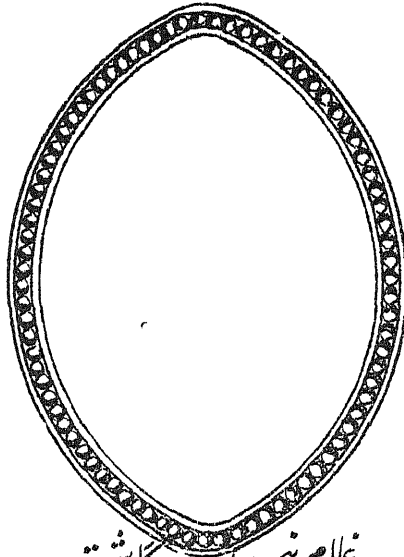
غلام نبی صاحب گماشتہ

اس کمان کے بانی صاحب موصوف ہیں -

باستصواب غلام نبی صاحب گماشتہ ساکن حیدر آباد

حسب الحکم غلام قادر صاحب مالک دوکان تیار کیگئی -

مقام پتھر گٹی محاذی صدر ٹپہ خانہ سرکار عالی -

ساخت نہایت خوبصورت مچھلی کمان کی طرز پر ملکی لکڑی سے

سڑک پرانی حویلی جسپر

بازار چھتہ واقع ہی

اس سڑک پر کے اکثر مکانات سامان مسرت سے ماموں تھے
ہانڈی لانتر ودرخت بلور آویزان اور روشنی کا اچھا اہتمام تھا اور خیر مقدم
کے اشعار و تاریخی قطعات لگائے گئے اور جھنڈیاں اڑ رہے
تھے ۔

نواب سالارجنگ بہادر کے مکانات و بازار و کمان چھتہ پر
کنول کی روشنی کیگئی تھی ۔ اور شاہراہ پر جو دروازہ ہے اوسکی
آراستگی بہی قابل تعریف تہی ۔

رضا علی صاحب بخشی

بخشی صاحب موصوف نے بہی اپنے مکان کے
روبرو یک چوبی کمان نصب کروایا تہا ۔

دوکان پشمینہ کی کھولی گماشتگان مقرر کئے اور ہر سال بروز سالگرہ اعلحضرت ظل سبحانی امرتسر مین مجلس مسرت قرار دیتے اور مولود شریف پڑھوا کے اعلحضرت کی درازی عمر و اقبال کی دعا کرواتے ہین جیسے لایق ساہوکار صاحب ہین ویسے ہی لایق و دیانت دار وراست معاملہ آپ کے گماشتگان ہین -

انہین اسباب سے اکثر امرا و اعزہ آپ ہی کی دوکان سے پشمینہ مال خرید فرماتے او توشکخانہ سرکاری مین بھی آپ ہی کی دوکان سے مال داخل ہوا کرتا ہے -

گماشتگان موصوفین غربا پرور مساکین دوست ہین - ہر روز ان کے چشمہ فیض سے صدہا غربا و مساکین سیراب ہوتے ہین -

اور اکثر کارہاے امدادی اسلامی مین بکشادہ دلی و فراخ حوصلگی چندہ سے امداد کرتے ہین خصوصاً غلام نبی صاحب بدل و جان ایسے امور مین ساعی رہتے ہین -

گیارہوین کمان سے سواری گزرتی ہوی اس کمان کو عزت بخشتی ہوی اگر روانہ ہوی

جسپر پارچہ منڈھا زرد رنگ پہیرا ہوا اوسپر رنگ برنگ کے کاغذی پہول
شالی عمدہ کام کا شامیانہ نہایت ہی سلیقے کے ساتہہ تانا گیا
اچہا لطف دیرہا تہا یہہ بات اور کسی کمان مین نتہی۔
ہر دو طرف سو سو گز کے فاصلہ تک گلاسون کی روشنی
شب مین روشنی کا اچہا اہتمام تہا۔
اس مقام پر بانی کمانکا کچھ حال لکھا جاتا ہے۔
غلام قادر صاحب امرتسر مین سکونت رکھتے ہین بڑے
معزز تاجر متمول مخلق بہ اخلاق حسنہ سرکار برٹش انگریزی نے
ان کی لیاقت پر نظر کرکے آنریری مجسٹریٹ کا عہدہ دی ہے
اور مجلس صفائی کے ممبر بہی مقرر ہین اور یہہ صاحب کو
حیدرآباد سے خاص دلچسپی ہے۔
جب کوئی بلدہ سے امرتسر کو جاتے ہین آپ اونکی آوبھگت
وعہانداری کرتے ہین۔
چنانچہ نواب امیر کبیر بہادر جب پاک پٹن شریف تشریف
فرماہوے تہے آپ کی دعوت کی تہی ۱۲۹۵ ہجری مین بلدہ حیدرآباد مین

آراستگی شاپ سید عبد الرزاق صاحب

روز ورود سواری مبارک اعلیحضرت سید صاحب موصوف نے اپنی شاپ کو جو گلزار حوض کے قریب واقع ہے نہایت ہی آراستہ کیا تھا اور شب کو روشنی سے منور کر دیا۔

شاپ کے دروازہ کے روبرو دوکان چوبی نہایت ہی خوبصورت بنوا کر اوسپر تاش منڈھوایا جو شب کو بجلی کی روشنی مین عجیب لطف نظر آتا تھا۔

سید صاحب موصوف کی راست معاملگی تمام بلدہ مین مشہور آپ کی لیاقت وحسن اخلاق و درستگی معاملہ نے آپ کو اعلیحضرت کے خدام کا شرف حاصل کرایا۔ جملہ ادویہ دواخانجات ممالک محروسہ سرکار عالی مین اُنہی پاس سے روانہ ہوتے ہین۔ متعدد قسمون کا بیوپار آپ کا جاری ہے۔ شکر کارخانہ آپ ہی نے کھولا ہے اور اکثر فیض عام کے امورات مین آپ کی شرکت رہتی ہے چندہ سے امداد کرتے ہین مجلس صفائی کے ممبر بھی ہین۔

عالیجناب نواب محی الدولہ بہادر

نواب صاحب کا دولتخانہ مچھلی کمان سے شمال طرف

شاہراہ پر واقع ہے۔

روز ورود سواری مبارک اعلحضرت ظل سبحانی نواب صاحب نے

کمال مسرت وعقیدت دلی سے اپنے دولتخانہ مین جشن مسرت رچایا تہا سارا مکان

آراستہ اور بجید روشنی سے منور کردیا مکان کے روبرو سڑک پر ہزارہا گلاس کی

روشنی اور دروازہ پر ایک نقار خانہ جدید تیار کروا کے نوبت بجوا رہے تہے۔

نواب صاحب موصوف قدیم امراؤن سی ہین عہد صدارت آپکا موولی ہے

آپکے والد مغفور نے آپکی

تعلیم بہت اچھی طور سی فرمایا اور ہر ایک بات کا تجربہ آپ کو حاصل کرادیا جس سے

معمر بین پر آپکو سبقت ہے علمی لیاقت بہت اچھی تفسیر و حدیث و فقہ مین آپ کو

خوب ہی مہارت ہے اخلاق حسنہ مجسم دریادلی باذل مین مشہور آفاق

خیرخواہ ریاست جان نثار اعلحضرت اپنی آپ ہی نظیر ہین۔

سنٹرل بک ڈپو متعلقہ مطبع مفید دکن

اعلحضرت ظل سبحانی کی سواری بادبہاری مذکورہ مکان کو رونق بخشتی ہوئی اس بک ڈپو کو عزت دیتی ہوی روانہ ہوی ۔

یہہ ایک اسلامی بلدہ حیدرآباد کا سربرآوردہ تجارتی کتبخانہ ہے جو گلزار حوض کے قریب شرقی جانب واقع ہی اسمین کل علوم وفنون اور مختلف السنہ کی کتابین موجود رہستی ہین ۔ جسمین رقم خطیر کے ذاتی صرف عمدہ سرمایا جمع کیا گیا ہی حقیقتاً ایسے کتبخانہ کی دکن کو سخت ضرورت تھی ۔ اور یہہ کتبخانہ جس سچی شہرت اور واقعی وقعت سے مشہور ہے فی الحقیقت اسکا وہ مستحق بھی ہے ۔ اسی وقعت اور جامعیت کی وجہ سے سرکار عالی نے بھی اپنی کل سرکاری مدارس اور تمام سررشتہ تعلیمات کیلئے اس بک ڈپو سے کتابونکی خریداریکو منظور فرمالیا ہے ۔

اعلحضرت کے کلکتہ سے رونق افروزی کی شادمانی اور شکریے مین اسکے مالک مولوی حاجی ابورجا صاحب مرحوم کے بہائی ابو الکرم مولوی محمد عبد الکریم صاحب وکیل جو بہت ہی خوش خلق شریف الخاندان راست گو
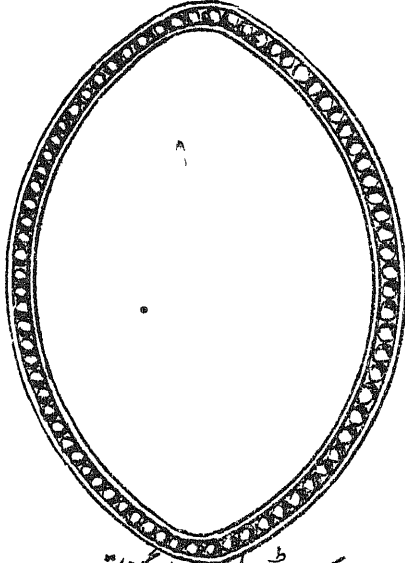
سیٹھ رام بخش جگلناتھ

یہہ کمان منجانب ساہو صاحب کو تیار کیگئی تھی بمقام گلزار حوض کے شمال طرف آراستہ ہیر
ساخت کمان کی نہایت عمدہ تھی ہلکی چوبینہ سے تیار کروا کے اوسپر کپڑا منڈہوایا تھا جسپر قسم قسم کی
رنگ آمیزی تھی اور ساری کمان شیشہ آلات سے سجائی گئی تھی ۔ شب مین روشنی کا پورا پورا
اہتمام تھا ۔ اس بیحد روشنی سی کمان کا حسن دوبالا ہوگیا ۔ سیٹھ صاحب کو ایک نوجوان آدمی ہین نہایت
سیست معاملہ اخلاق مین مشہور اکثر اعلیحضرت کے جشن ہای مسرت مین کمال عقیدت سے شریک رہتے ہین مبارک سواری
اس کمان کو رونق بخشنی سی پہلی سیٹھ صاحب بہت سے پہول لئی ہوی منتظر کہڑی تہے سواری مبارک رونق بخش
ہوتے ہی اون پہولون کو سواری مبارک پر نچہاور کرگئے جسپر حضور پرنور نے بیحد تبسم فرمایا کیونکہ انکی
حسن عقیدت و جان نثاری اس حرکت سے بکار بر ظاہر ہوگئی ۔ اس بیحد تبسم کا اعلیحضرت کی انکو بہت بڑا فخر حاصل ہوا
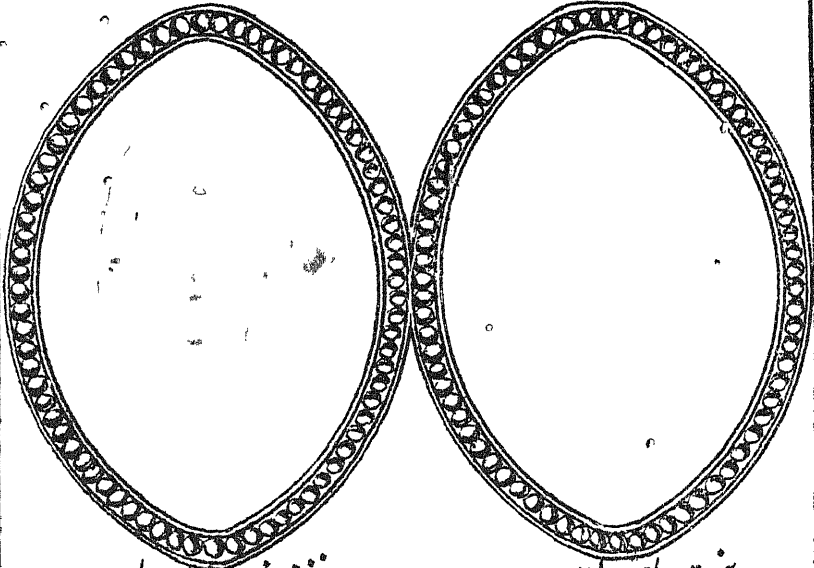
نیت رام ساہو

فرزند نیت رام ساہو

یہہ کمان منجانب ساہو صاحب مذکور تیار کیگئی تہی -

مقام گلزار حوض کے جنوب طرف شاہراہ پر -

ساخت نہایت عمدہ تھی ملکی لکڑی سے تیار کروا کر اوسپر
ابرک کے ٹٹیان چسپیدہ تہے اور ابرک پر نہایت ہی عمدہ
میناکاری کیگئی تھی - جسکی خوبصورتی دیکہنے پر منحصر تہی
روشنی کا پورا پورا اہتمام تہا بازو پر کمان کے صدہا
گلاس روشن تہے -

کمان مین شیشہ آلات آویزان اور روشن تہے

راست معاملہ آدمی ہین اپنے کارخانہ کو نہایت پر تکلف آرایش سے
سجایا تھا۔ قطع نظر اسکے مولویصاحب موصوف نے خریداران اضلاع کیساتھ
ایک دوامی رعایت یہ بھی جاری کردیا کہ دو مبارک مہینون محرم الحرام و
رمضان شریف مین محصول ڈاک معاف کردیا ہے جس سے مولویصاحب
موصوف کی فیاضی کے سوا ہمدردی کا بھی پورا ثبوت ملتا ہے۔

اس بک ڈپو کے زیر نگرانی مندرجہ ذیل مطابع بھی ہین
جنکے باعث کام بہت ہی عجلت وصفائی سے پورا ہوتا ہے۔

مطبع مفید دکن مطبع عثمانیہ قانونی پریس مطبع مصطفائی

نواب بہبود علیخان بہادر

مذکورہ مطبع کے روبرو ہی آپکا مکان واقع ہی جو حضور پرنور کے آمدبرآمد
مرقع چین بنا ہوا تھا۔

نواب صاحب ایک لایق مشہور خاندانی آدمی ہین وقعت خاندانی کے
لحاظ سے علمی لیاقت بھی پوری رکھتے ہین جوڈیشل امتحان مین پاس ہین
اور عدالت دیوانی بلدہ کے آنریری مجسٹریٹ ہین۔

اس روشنی میں وہ ابرک کے ٹٹیان جسپر میناکاری تھی عجیب لطف دے رہی تھی ۔

سیٹھ صاحب موصوف بلدہ کے قدیم و مشہور ساہوون سے ہین نہایت ہی درجہ کے نیک نفس و نیک خیال اور خلق سے مشہور ۔

جسکا زندہ ثبوت حضور پرنور کے جشن ہائے مسرت مین شریک ہونا اور اوسمین بکشادہ دلی خرچ کرنے سے ظاہر ہے

سواری مبارک تیرہوین کمان سے گزر کر اس کمان کو عزت بخشتی ہوی آگے روانہ ہوی ۔